فرشتوں، جنّوں، تقدیر، برزخ وغیرہ کے بارے میں اسلامی عقائد
اور طہارت و نماز کے مسائل پر مشتمل رسالہ

اسلامی عقائد و مسائل

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

فرشتوں، جِنّوں، تقدیر، بَرزَخ وغیرہ کے بارے میں
اسلامی عقائد اور طہارت و نماز کے مسائل پر مشتمل رسالہ

اِسلامی عَقائِد و مَسائِل

پیشکش

المدينة العلمية
Islamic Research Center

اور

ٹیسٹ مجلس (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

الصّلوۃ والسّلام علیك یارسول اللہ وعلی الك واصحابك یا حبیب اللہ

رسالہ کا نام : **اسلامی عقائد و مسائل**

پیش کش : المدینۃ العلمیۃ Islamic Research Center اور ٹیسٹ مجلس

پہلی بار : رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ، اپریل 2022ء

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی بعض شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی	فون: UAN: +92 21 111 25 26 92
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 92 312 4968726
03	فیصل آباد: امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میرپور	فون: 05827-437212
05	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ، مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	فون: 0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4441616
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ فوارہ چوک	فون: 0333-6261212 053-3512226

WWW.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

التجا: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

فہرست

اس رسالے کو پڑھنے کی نیتیں	5	قیامت و حشر کا بیان	29
المدینۃ العلمیہ کا تعارف	6	جنت و جہنم کا بیان	30
پیش لفظ	8	تقدیر کا بیان	30
دُرُود شریف کی فضیلت	10	ایمان و کفر کا بیان	32
زندگی کی آخری ساعت	10	صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم	36
اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے	11	مسائلِ نماز (سوالاً جواباً)	40
حصولِ علم کے ذرائع	12	نماز کی شرط "طہارت"	40
نصاب مسائلِ نماز (سوالاً جواباً)	13	مسائلِ وُضو	41
عقائد کا بیان	14	مسائلِ غُسل	45
اللہ پاک کی ذات و صفات کا بیان	14	مرد و عورت کے غسل کی احتیاطیں	46
انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے میں عقائد	15	زخم کی پٹی	47
فرشتوں کا بیان	27	غُسل کے 5 ضروری اَحکام	49
جن کا بیان	27	مسائلِ تَیَمُّم	49
عالَمِ برزخ اور موت کا بیان	28	نجاستوں کے احکام	52

www.dawateislami.net

نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کی مثالیں	54	نماز میں سانپ مارنا، نَماز میں کھجانا	80
کپڑے پاک کرنے کے چند طریقے	55	اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے میں غَلَطیاں	80
کپڑے پاک کرنے کے مزید آسان طریقے	56	مفسداتِ نماز کے بارے میں سوال جواب	81
نَماز کی بقیہ 5 شرائط	58	نَماز کے مکروہاتِ تحریمہ	82
نماز کے فرائض	64	مکروہاتِ تحریمہ کے بارے میں سوال جواب	85
جماعت کا ایک اہم مسئلہ	67	امامت کی شرائط	87
نماز کے واجبات	71	مَعذورِ شرعی کے مسائل	91
واجبات نماز کے بارے میں سوال جواب	72	اِقتِداء کی شرائط	94
مسائلِ سجدۂ سہو	73	نماز میں لقمہ کے مسائل	96
نماز کے مفسدات	76	مسائلِ نَمازِ جُمعَہ	99
نَماز میں رونا، نَماز میں کھانسنا	77	مسائلِ نَمازِ عیدین	102
دَورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا	78	مسائلِ شرعی مسافر	104
عَمَلِ کثیر	78	مسائلِ نمازِ جنازہ	106
دورانِ نَماز لباس پہننا	79	مسائلِ اَذان واِقامت	110
نَماز میں کچھ نگلنا	79	تلاوتِ قرآنِ مجید	112
دَورانِ نَماز قبلہ سے پھرنا	79	مسائلِ سجدۂ تلاوت	114

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”عالِم باعمل بنایارب“ کے سولہ حروف کی نسبت سے اِس رسالے کو پڑھنے کی 16 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حمد و (2) صلوٰۃ اور (3) تعوّذ و (4) تسمیہ سے آغاز کروں گا (اِس صفحے کی ابتدا میں دی گئی عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) (5) رِضائے اِلٰہی کے لئے اوّل تا آخر اِس کتاب کا مُطالَعہ کروں گا (6) حتَّی الوَسع اس کا باوُضُو اور (7) قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا (8) جہاں جہاں سرکار کا اِسمِ مُبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا (9) اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا (10) اپنا وضو، غسل، نماز وغیرہ درست کروں گا (11) زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا (12) جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ ”فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ14، النحل:43) ترجمہ کنزالایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا (13) (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا (14) (ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا (15) جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا (16) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطلع کروں گا۔ (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالم اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اوراس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رَحمۃُ اللہِ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ 1425ھ مطابق 2005ء میں اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہل سنّت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلْمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 120 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2021ء تک اس کے 23 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفٰی (5) شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت (16) ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات ورسائل (18) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (19) شعبہ بچّوں کی دنیا (20) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (21) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (22) شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (23) شعبہ انتظامی امور قائم ہیں۔

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں:

☆ باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆ افادۂ خواص و عوام کیلئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆ سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆ اہل بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆ بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆ نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆ دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ و اساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کر کے ان کی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کیلئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

15 شوال المکرم 1442ھ / 27 مئی 2021ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف شعبہ جات قائم ہیں ان میں سے بعض شعبوں میں اجیر بننے (یعنی ملازمت اختیار کرنے) والوں کا، عقائد اور طہارت و نماز سے متعلق مسائل اور قراءَتِ قرآن کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے لہٰذا اسلامی بھائیوں کی آسانی کے لیے، بطورِ نصاب یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے جس میں عقائد اہلسنت اور طہارت و نماز سے تعلق رکھنے والے ضروری مسائل شامل کیے گئے ہیں اور ٹیسٹ کے بارے میں کچھ تفصیل بھی بیان کی گئی ہے۔ ٹیسٹ دینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ بغور اس کا مطالعہ فرمائیں، خاص طور پر مسائل کو خوب سمجھ کر ذہن نشین فرمالیں۔ اللہ پاک ہمیں اخلاص کے ساتھ اپنی رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ٹیسٹ کی تفصیل

ٹیسٹ کے دو مرحلے ہیں ایک قراءَت ٹیسٹ اور دوسرا مسائل ٹیسٹ، دونوں کے نصاب کی تفصیل نیچے بیان کی گئی ہے۔ یہ نصاب مسائل ٹیسٹ دینے والوں کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ ابتدا میں درود شریف کی فضیلت کے بعد علمِ دین کے فضائل کا مختصر بیان ہے، اگرچہ یہ نصاب میں شامل نہیں کیا گیا لیکن اسے ضرور پڑھیے تاکہ علمِ دین حاصل کرنے کی اہمیت اور ضرورت کا احساس ہو۔ ٹیسٹ کا نصاب عقائد کا بیان سے لے کر کتاب کے آخر تک ہے۔

www.dawateislami.net

قراءت ٹیسٹ کا نصاب

❁ امام اور مؤذن کے لیے: اذان و اقامت، مکمل نماز تکبیر تحریمہ سے سلام تک، قرآن کریم سے پچاس مقامات، نمازِ جنازہ کی تینوں (نابالغ بچے، بچی اور بالغ مرد و عورت کی) دعائیں زبانی درست سنانی ہیں۔

❁ مدرسین کے لیے: مدنی قاعدہ مکمل مع قواعد، مکمل قرآن مجید ناظرہ درست ہونا ضروری ہے۔

❁ مبلغین کے لیے: اذان و اقامت، مکمل نماز تکبیر تحریمہ سے سلام تک، قرآن کریم سے دس سورتیں، نمازِ جنازہ کی تینوں (نابالغ بچے، بچی اور بالغ مرد و عورت کی) دعائیں زبانی درست سنانی ہیں۔

مسائل ٹیسٹ کا نصاب

❁ امام اور مؤذن کا ٹیسٹ اس نصاب کے صفحہ نمبر 10 سے صفحہ 112 تک تلاوتِ قرآنِ مجید سے پہلے تک مکمل ہو گا۔

❁ مدرسین کا ٹیسٹ اس نصاب کے مکروہات تحریمہ کے مکمل مسائل تک صفحہ نمبر 10 سے صفحہ نمبر 87 تک مزید صفحہ نمبر 110 سے 114 سے زبانی نیز اسی نصاب میں سے دو منتخب مقامات سے دیکھ کر پڑھنے اور سمجھانے کے انداز کو بھی چیک کیا جائے گا۔

❁ مبلغین کا ٹیسٹ اس نصاب سے مکمل مسائلِ نماز صفحہ نمبر 10 سے صفحہ 112 تک اور مزید ان کے شعبے کے لحاظ سے جو مختلف مدنی پھول ہوں گے ان سے ہو گا۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرُّب نِشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُود پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی، 2/27، حدیث 484)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زندگی کی آخری ساعت

قُرآن مَجید میں اللہ پاک کے اِس فَرمان:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (پ 1، البقرة: 31)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔

کے تحت حضرتِ سیدنا امام فخر الدین رازی رَحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ کبیر میں لکھتے ہیں:
سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے محوِ گفتگو تھے کہ آپ پر وحی آئی کہ اِس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت (یعنی گھنٹہ بھر زندگی) باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقت عصر کا تھا۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ بات اس صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بتائی تو انہوں نے مضطرب ہو کر التجا کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں

www.dawateislami.net

بتایئے جو اس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔ تو آپ نے فرمایا: علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ، چنانچہ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر علم سے افضل کوئی شے ہوتی تو رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسی کا حکم اِرشاد فرماتے۔ (تفسیر کبیر، 1/ 410)

پیارے اسلامی بھائیو! علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ جو خوش نصیب مسلمان علمِ دین سیکھتا ہے اس پر رحمتِ خداوندی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔ جو شخص علمِ دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا پاک اسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالبِ علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر، اور عُلَما انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث و جانشین ہیں۔

(بہارِ شریعت، 1/ 89)

اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: پیارے اِسلامی بھائیو! افسوس! آج کل صِرف و صِرف دنیاوی عُلوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رُجحان ہے۔ علمِ دین کی طرف بہُت ہی کم مَیلان ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان مرد (و عورت) پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ، 1/ 146، حدیث: 224)

www.dawateislami.net

اِس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اس کا آسان لفظوں میں مختصر اُخلاصہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: سب میں اَوَّلین و اَہم ترین فرض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائد کا عِلم حاصِل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے انکار و مخالفت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مسائلِ نَماز یعنی اِس کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمبارَک کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالِکِ نصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مسائل، صاحِبِ اِستِطاعت ہو تو مسائلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مسائل، تاجِر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (و زمیندار) کھیتی باڑی کے مسائل، ملازِم بننے اور ملازِم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطنی فرائض) مَثَلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فرائض سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/623 ماخوذاً)

حصولِ علم کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین کے حصول کے لئے مُتَعَدَّد ذرائع ہیں مثلاً (1) دعوتِ اسلامی کے تحت جامعۃ المدینہ یا کسی سُنّی دَارُ العُلُوم کے شعبہ درسِ نظامی میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور

www.dawateislami.net

پر علمِ دین حاصل کرنا(2) علمائے کرام کی صحبت اختیار کرنا(3) دینی کُتب کا مطالعہ کرنا(4) عُلَمَاءِ کرام مثلاً امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور مدنی مذاکرے سننا(5) راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کا مسافر بننا وغیرہا۔ ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ اِسی قدر ہمارے علم میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

نصابِ مسائلِ نماز (سوالاً جواباً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انہی ضروری مسائل کی معلومات حاصل کرنے کے لیے نماز میں منصبِ امامت کی خواہش رکھنے والوں کیلئے ضَروری عقائد و مسائل پر مشتمل نِصاب اِس وقت آپ کے پیشِ نظر ہے۔ نِصاب میں اُن ضروری عقائد و مسائل کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جن کا سیکھنا ہر مسلمان خصوصاً اَئِمَّۂ مَساجِد اور قرآن مجید کی تعلیم دینے والوں اور دعوتِ اسلامی کے مبلغین اور ذمہ داران کیلئے نہایت ضروری ہے۔

نِصاب کو صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیے، لکھے ہوئے مسائل کو یاد کیجیے، اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھ کر سُنایئے، کوئی بھی مسئلہ محض اپنی اٹکل سے سمجھنے اور سمجھانے کے بجائے دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی) اور علمائے اہلسنّت سے مربوط رہیے۔ اس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً پیش آنے والے مسائل پڑھ کر یا سُن کر سمجھے ہوئے کی تصدیق کروا لیجیے تا کہ درست مسائل ہی معلوم ہو سکیں۔ (تفصیلاً نماز کے مسائل جاننے کیلئے فتاویٰ رضویہ شریف کی جلد نمبر 2 تا 8، بہارِ شریعت جلد اوّل کا حصہ 2، 3، 4 اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نماز کے احکام" کا مطالعہ فرمایئے۔)

www.dawateislami.net

حصہ اوّل

عقائد کا بیان

عقائد میں درج ذیل 9 موضوعات کے اہم مسائل جن کا جاننا بہت ہی ضروری ہے ان میں سے منتخب مسائل کو بیان کیا گیا ہے:

(1) اللہ پاک کی ذات و صفات (2) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے متعلق عقائد (3) فرشتوں کا بیان (4) جِن کا بیان (5) عالَم برزخ اور موت کا بیان (6) قیامت و حشر کا بیان (7) جنت و جہنم کا بیان (8) تقدیر کا بیان (9) ایمان و کفر کا بیان اور (10) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان۔

(1) اللہ پاک کی ذات وصفات کا بیان

سوال اللہ پاک کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟

جواب اللہ پاک کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہونا چاہیے: (1) اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں۔ (2) وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (3) وہ واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری اور عَدم (نہ ہونا) محال (ناممکن) ہے۔ (4) وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اَزَلی کے بھی یہی معنٰی ہیں۔ (5) وہ باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اِسی کو اَبدی بھی کہتے ہیں۔ (6) وہ بے پرواہ، بے نیاز ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔ (7) جس طرح اس کی ذات قدیم اَزَلی اَبدی ہے، صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں، اس کی ذات و صفات کے سوا سب چیزیں حادِث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔ (8) وہ نہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا اور نہ اس

www.dawateislami.net

کے لیے بیوی، جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اس کے لیے بیوی ثابت کرے کافر ہے۔(9) وہی ہر شے کا خالق ہے، ذوات ہوں (ذوات ذات کی جمع ہے) خواہ اَفعال، سب اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔(10) حقیقۃً روزی پہنچانے والا وہی ہے، ملائکہ وغیرہم وسیلہ ہیں۔(11) اللہ تعالٰی جسم، جہت، مکان، شکل وصورت اور حرکت وسکون سب سے پاک ہے۔(12) وہ ہر کمال وخوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب ونقصان ہے پاک ہے: مثلاً جھوٹ، دَغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا عیوب اس پر قطعاً محال (ناممکن) ہیں۔(فیضان فرض علوم، 1/16)

سوال اللہ پاک کی صفاتِ ذاتیہ کون سی ہیں؟

جواب (1) حیات (2) قدرت (3) سننا (4) دیکھنا (5) کلام (6) علم (7) ارادہ۔

(فیضان فرض علوم، 1/17)

سوال توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب توحید سے مراد اللہ پاک کی وحدانیت کو ماننا ہے یعنی اللہ پاک ایک ہے اور کوئی بھی اس کا شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ اسما (ناموں) میں، نہ افعال (کاموں) میں اور نہ ہی اَحکام میں۔(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/33)

(2) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے میں عقائد

سوال نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب نبی اس انسان کو کہتے ہیں جسے اللہ پاک نے مخلوق کی ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو خواہ فرشتے کے ذریعے یا فرشتے کے بغیر۔(اسلام کی بنیادی باتیں، 2/29)

سوال رسول کسے کہتے ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب وہ نبی جو نئی شریعت لائے اسے رسول کہتے ہیں۔(اسلام کی بنیادی باتیں،2/29)

سوال انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟

جواب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ (1) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو لوگوں کے لیے باعثِ نفرت ہو، جیسے جھوٹ، خیانت اور جہالت وغیرہا بُری صفات سے قبلِ نبوّت اور بعدِ نبوّت بالاجماع معصوم ہیں (یعنی ان سے کوئی گناہ ممکن ہی نہیں)۔(2) اور اسی طرح ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروّت کے خلاف ہیں قبلِ نبوّت اور بعدِ نبوّت بالاجماع معصوم ہیں۔(3) اور کبائر (کبیرہ گناہوں) سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمّد صغائر (جان بوجھ کر صغیرہ گناہ کرنے) سے بھی قبلِ نبوّت اور بعدِ نبوّت معصوم ہیں۔(4) اللہ پاک نے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچادیئے، جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا، کافر ہے (5) احکامِ تبلیغیہ میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے سہو و نسیان (غلطی و بھول) محال ہے۔(6) ان کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفّر ہوتا ہے (یعنی نفرت ہوتی ہے)، پاک ہونا ضروری ہے۔(7) اللہ پاک نے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ پاک کے دیئے سے ہے، لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا۔(8) انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسلِ ملائکہ سے بھی افضل ہیں، ولی کتنا ہی بڑے مرتبے والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔(9) نبی کی تعظیم فرضِ عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے، کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب (جھٹلانا) کفر ہے۔(10) تمام انبیاء اللہ پاک کے حضور عظیم وجاہت

www.dawateislami.net

(بڑے مرتبے) و عزت والے ہیں ان کو اللہ پاک کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔ (11) انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عقل کامل عطا کی جاتی ہے، جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے، کسی حکیم (دانشور) یا کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھویں حصہ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ (فیضان فرض علوم، 1/21)

سوال معجزہ کیا ہوتا ہے؟

جواب اللہ پاک نے اپنے پیغمبروں کی سچائی ظاہر کرنے کے لیے ان کے ہاتھوں پر ایسی ایسی حیرت اور تعجب میں ڈالنے والی چیزیں ظاہر فرمائیں جو بہت مشکل اور عادت کے خلاف ہیں اور دوسرے لوگ ایسا نہیں کر سکتے ان چیزوں کو معجزہ کہتے ہیں۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/41)

سوال کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب اللہ پاک کے کسی ولی سے خلافِ عادت ظاہر ہونے والی بات کو کرامت کہتے ہیں۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 2/41)

سوال نبیوں اور رسولوں کی تعداد کے متعلق ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

جواب نبیوں اور رسولوں کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں کیونکہ اس بارے میں مختلف روایتیں آئی ہیں اور نبیوں کی کسی خاص تعداد پر ایمان لانے میں یہ احتمال ہے کہ کسی نبی کی نبوت کا انکار ہو جائے یا غیر نبی کو نبی مان لیا جائے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ اس لیے یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے کیونکہ مسلمان کے لیے جس طرح اللہ پاک کی ذات و صفات پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح ہر نبی کی نبوّت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ (اسلام کی بنیادی

www.dawateislami.net

باتیں،3/42)لہٰذا تعداد معین کرنے کے بجائے یوں کہا جائے کہ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دُنیا میں تشریف لائے۔(مدنی مذاکرہ، قسط15،ص20)

سوال اگر کوئی یہ کہے کہ کسی نبی یا رسول نے اللہ پاک کے تمام احکام لوگوں تک نہیں پہنچائے تو اسے کیا کہیں گے؟

جواب جو یہ کہے کہ کسی نبی یا رسول نے کسی حکم کو کسی بھی وجہ سے چھپا لیا اور لوگوں تک نہیں پہنچایا وہ کافر ہے۔(اسلام کی بنیادی باتیں،3/41)

سوال کیا کسی نبی اور رسول سے کوئی گناہ ممکن ہے؟

جواب نبی اور رسول سے کوئی گناہ ممکن نہیں، کیونکہ اللہ پاک نے ان حضرات کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اس سبب سے ان حضرات کا گناہ میں مبتلا ہونا شرعاً مُحال (ناممکن) ہے۔(اسلام کی بنیادی باتیں،3/43)

سوال بعض لوگ ولیوں اور اماموں کو بھی معصوم سمجھتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب جی نہیں! ایسا سمجھنا درست نہیں بلکہ ولیوں اور اماموں کو نبیوں کی طرح معصوم سمجھنا بد دینی و گمراہی ہے۔(اسلام کی بنیادی باتیں،3/43) البتہ یہ حضرات گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

سوال کیا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام فرشتوں سے بھی افضل ہیں؟

جواب جی ہاں! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تمام مخلوق یہاں تک کہ تمام فرشتوں سے بھی افضل ہیں۔(اسلام کی بنیادی باتیں،3/44)

سوال کیا کوئی ولی مرتبہ میں کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب جی نہیں! ولی چاہے کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو ہرگز کسی نبی کے برابر نہیں ہو

www.dawateislami.net

سکتا بلکہ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔(اسلام کی بنیادی باتیں،3/44)

سوال انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی حیاتِ طیبہ کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی حیاتِ طیبہ کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اپنی اپنی قبروں میں بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں اور جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔

(اسلام کی بنیادی باتیں،3/45)

سوال کیا کوئی نبی اب بھی حیاتِ ظاہری کے ساتھ زندہ ہیں؟

جواب چار انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام حیاتِ ظاہری کے ساتھ زندہ ہیں، ان میں سے دو یعنی حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام اور حضرت سیدنا ادریس عَلَیۡہِ السَّلَام آسمانوں پر ہیں اور دو یعنی حضرت سیدنا خضر عَلَیۡہِ السَّلَام اور حضرت سیدنا الیاس عَلَیۡہِ السَّلَام زمین پر ہیں۔(اسلام کی بنیادی باتیں،3/47)

سوال کیا اللہ پاک کے نبی غیب کی باتیں جانتے ہیں؟

جواب جی ہاں! اللہ پاک نے اپنے نبیوں کو بہت سی غیب کی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے۔

(اسلام کی بنیادی باتیں،3/48)

سوال اللہ پاک کے علمِ غیب اور نبیوں رسولوں کے علمِ غیب میں کیا فرق ہے؟

جواب اللہ پاک کا علم اور اس کا ہر کمال ذاتی ہے کسی کا دیا ہوا نہیں، جبکہ نبیوں اور رسولوں کا علمِ غیب عطائی ہے یعنی انہیں یہ علم اللہ پاک نے عطا فرمایا ہے۔(اسلام کی بنیادی باتیں،3/48)

سوال ختمِ نبوّت سے کیا مراد ہے؟

جواب ختمِ نبوّت سے مراد یہ ماننا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں یعنی اللہ پاک نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پر سلسلۂ نبوت کو ختم فرمادیا، حضور صَلَّی

www.dawateislami.net

اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں یا اس کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/57)

سوال جو شخص ختمِ نبوّت کو نہ مانے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب جو شخص سرورِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں یا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا اعتقاد رکھے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ کافر ہے۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/57)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (پ22، الاحزاب:40)

ترجمۂ کنزالایمان: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

مسلم شریف میں ہے: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے بہت حسین و جمیل ایک گھر بنایا، مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ پھر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں۔ (صراط الجنان، 8/48 بحوالہ مسلم، ص1255، حدیث: 2286)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: یاد رہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آخری نبی ہونا

www.dawateislami.net

قطعی ہے اور یہ قطعیّت قرآن و حدیث و اِجماعِ امت سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی صریح آیت بھی موجود ہے اور اَحادیث تَواتُر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور امت کا اِجماعِ قطعی بھی ہے، ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔ جو حضور پُرنور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ماننا، اللہ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کو اَحد، صَمد، لَا شَرِیْکَ لَہٗ (یعنی ایک، بے نیاز اور اس کا کوئی شریک نہ ہونا) جاننا فرضِ اوّل و مَناطِ ایمان (ایمان کی بنیاد) ہے، یونہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خَاتَمُ النَّبِیّٖن ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بِعثَت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرضِ اَجل و جُزءِ اِیقان (عظیم ترین فرض اور ایمان کا جزء) ہے۔ (صراط الجنان، 8/47) (مزید تفصیلات کے لیے تفسیر صراط الجنان جلد 8، صفحہ 47 تا 50 مطالعہ فرمائیں)

سوال معراج سے کیا مراد ہے؟

جواب تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک نے مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں اور کرسی و عرش تک اور وہاں سے اوپر جہاں تک اللہ پاک کو منظور ہوا رات کے تھوڑے سے حصہ میں سیر کرائی اس رات بارگاہِ خداوندی میں آپ کو وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ کسی نبی اور فرشتہ کو نہ کبھی حاصل ہوا، نہ کبھی ہوگا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس آسمانی سفر کو معراج کہتے ہیں۔ (اسلام کی بنیادی باتیں 3/59)

سوال کیا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا؟ نیز: کیا دنیا

www.dawateislami.net

کے اندر خواب میں اللہ پاک کا دیدار ہو سکتا ہے؟

جواب جی ہاں! جمہور اہل سنت کے نزدیک معراج کی رات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سر کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا ہے۔ اللہ پاک کا خواب میں دیدار ہو سکتا ہے اور اولیاء کرام رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِم سے ثابت ہے ہمارے امام اعظم رَحمۃُ اللہِ علیہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی۔

(فیضان فرض علوم، 20/1)

سوال شفاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب شفاعت سے مراد سفارش ہے یعنی قیامت کے دن اللہ کے نبی و رسول اور دیگر نیک بندے گناہ گاروں کی بخشش کے لیے بارگاہِ خداوندی میں سفارش فرمائیں گے۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 62/3)

سوال تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر فرضِ اعظم بلکہ جانِ ایمان ہے۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 65/3)

سوال حاضر و ناظر کا مطلب کیا ہے؟

جواب حاضر کے لغوی معنیٰ ہیں "موجود، جو سامنے ہو" اور ناظر کے معنیٰ ہیں "دیکھنے والا" چنانچہ جہاں تک ہماری نظر کام کرے وہاں تک ہم ناظر ہیں اور جو جگہ ہماری پہنچ میں ہو وہاں تک ہم حاضر ہیں۔ مثلاً آسمان تک نظر کام کرتی ہے وہاں تک ہم ناظر ہیں مگر حاضر نہیں کیونکہ وہاں تک ہماری پہنچ نہیں اور جس کمرے یا گھر میں ہم موجود ہیں وہاں حاضر ہیں کہ اس جگہ ہماری پہنچ ہے جبکہ حاضر و ناظر کے شرعی معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ پاک کا بندہ بعطائے الٰہی ایک ہی جگہ رہ

www.dawateislami.net

کر تمام جہاں کو اپنی ہتھیلی کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور صدہا کوس (سینکڑوں میل کی دوری) پر حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔ یہ رفتار خواہ صرف روحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ، قبر میں مدفون جسم سے ہو یا کسی دوسری جگہ موجود جسم سے۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/67)

سوال اللہ پاک کو حاظر وناظر کہنا کیسا؟

جواب اللہ پاک کو حاظر وناظر نہیں کہنا چاہیے کیونکہ اللہ پاک جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہر جگہ میں حاضر ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/67)

سوال کیا سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حاضر وناظر ہیں؟

جواب جی ہاں! اللہ پاک کی عطا سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حاضر وناظر ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی قبرِ انور میں رہتے ہوئے نورِ نبوّت سے اپنے ہر امتی کے ہر ہر عمل کا مشاہدہ فرمارہے ہیں، تمام عالم کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھتے، دور و نزدیک کی آوازیں سنتے، جہاں چاہیں جتنے مقامات پر چاہیں اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت سے جلوہ گر ہوسکتے ہیں۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/68)

سوال کیا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے جسمِ بشری کے ساتھ ہر جگہ موجود ہیں؟

جواب جی نہیں! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے جسمِ بشری کے ساتھ ہر جگہ موجود نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نورانیت، روحانیت اور علمیت کے اعتبار سے ہر جگہ اسی طرح موجود ہیں جس طرح سورج آسمان پر ہوتا ہے لیکن اپنی روشنی اور نورانیت کے ساتھ روئے

www.dawateislami.net

زمین پر موجود ہوتا ہے، البتہ! اگر چاہیں تو جسمِ بشری کے ساتھ جہاں چاہیں حاضر ہو سکتے ہیں۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/68)

سوال کیا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ تھا؟

جواب جی نہیں! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ نہیں تھا۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 2/25)

سوال نور و بشر ہونے کے اعتبار سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب نور و بشر ہونے کے اعتبار سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ یعنی حقیقت کے اعتبار سے نور اور صورت کے اعتبار سے بے مثل بشر ہیں۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/71)

سوال کیا کوئی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مثل ہو سکتا ہے؟

جواب مُحال (ناممکن) ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مثل ہو، جو کسی صفتِ خاصہ میں کسی کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مثل بتائے، گمراہ ہے یا کافر ہے۔ (فیضان فرض علوم، 1/30)

سوال کیا انبیا عَلَیْہِمُ السَّلام زندہ ہیں؟

جواب جی انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات حقیقی (حقیقی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے، ان کی حیات حیاتِ شہدا سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہو گا اس کی بیوی بعدِ عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف

www.dawateislami.net

انبیا کے، کہ وہاں یہ جائز نہیں۔(فیضان فرض علوم،1/23)

سوال انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی لغزشوں کا تذکرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں اُن کا ذکر تلاوتِ قرآن وروایتِ حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے، اَوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال؟ مولیٰ پاک اُن کا مالک ہے، جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اُس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضُع فرمائیں دوسرا اُن کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود اُن کا اطلاق کرے تو مردودِ بارگاہ ہو، پھر اُن کے یہ افعال جن کو لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزارہا حِکَم ومصالح (حکمتوں اور مصلحتوں) پر مبنی، ہزارہا فوائد وبرکات کے مُثمِر ہوتے ہیں، ایک لغزشِ آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کو دیکھئے، اگر وہ نہ ہوتی، جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں اترتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں مثُوبات (یعنی ثواب) کے دروازے بند رہتے، ان سب کا فتح باب ایک لغزشِ آدم کا نتیجہ مبارکہ وثمرہ طیّبہ ہے۔ بالجملہ انبیا عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی لغزش، مَن وتُو کس شمار میں ہیں، صدیقین کی حسنات سے افضل واعلیٰ ہے۔ حَسَنَاتُ الۡاَبۡرَارِ سَیِّئَاتُ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ترجمہ: نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے لیے خطاؤں کا درجہ رکھتی ہیں۔

(فیضان فرض علوم،1/27)

سوال جو شخص (مَعَاذَ اللہ) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی قول یا فعل کو حقارت کی نظر سے دیکھے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب جو شخص حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی قول وفعل وعمل وحالت کو بہ نظرِ حقارت دیکھے کافر ہے۔(فیضان فرض علوم،1/35)

www.dawateislami.net

سوال مشہور آسمانی کتابیں کتنی ہیں اور کونسی کتاب کس پر نازل ہوئی؟

جواب بہت سے نبیوں پر اللہ پاک نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، اِنجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، قرآنِ عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُر نور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر۔ کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد (زیادہ) ہے، ورنہ اللہ ایک، اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔ (بہار شریعت، 29/1)

سوال کیا اللہ پاک نے جتنے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں سب پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب جی ہاں! اللہ پاک نے جتنے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں سب حق ہیں اور سب اللہ کا کلام ہیں ان کتابوں میں جو کچھ ارشادِ خداوندی ہوا سب پر ایمان لانا اور ان کو سچ ماننا ضروری ہے۔ اگر کوئی ان صحیفوں یا کتابوں میں سے کسی ایک کو نہ مانے تو اس پر کفر کا حکم نافذ ہوگا کیونکہ کسی بھی آسمانی کتاب یا صحیفے کا انکار کفر ہے۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 52/3)

سوال اگر پچھلی کتابوں سے کوئی بات ہمارے سامنے کہے تو ہم اس کو کلام اللہ مانیں گے یا نہیں؟

جواب جب کوئی بات اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے، ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ ان کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ: اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ یعنی اللہ اور اُس کے فرشتوں

www.dawateislami.net

اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہار شریعت، 1/30)

(3) فرشتوں کا بیان

سوال فرشتے کیا ہیں؟

جواب فرشتے اجسامِ نوری ہیں، یہ نہ مرد ہیں نہ عورت، اللہ پاک نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں، وہی کرتے ہیں جو حکمِ الٰہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطاً، وہ اللہ پاک کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں۔

(فیضان فرض علوم، 1/40)

سوال فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کُفر ہیں۔ (بہار شریعت، 1/95)

(4) جِن کا بیان

سوال جنات کیا ہیں؟

جواب یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اِن میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، اِن کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، اِن کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں، اِن میں توالد و تناسل ہوتا ہے (یعنی ان کے یہاں اولاد پیدا ہوتی اور نسل چلتی ہے)، کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے ہیں۔ (بہار شریعت، 1/96)

www.dawateislami.net

سوال جنات کے وجود کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب اِن کے وجود کا انکار یا بدی کی قوت (بُرائی کی قوت) کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔ (بہار شریعت، 1/97)

(5) عالَمِ برزخ اور موت کا بیان

سوال کیا موت کے وقت روح مر جاتی ہے؟

جواب موت کا معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہے نہ یہ کہ روح مر جاتی ہے، جو روح کو فنا مانے بدمذہب ہے۔ (فیضان فرض علوم، 1/43)

سوال کیا مرنے کے بعد روح کا تعلق بدن انسانی سے رہتا ہے؟ نیز: کیا عذابِ قبر جسم و روح دونوں پر ہو گا؟

جواب جی ہاں! مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسانی کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی مگر بدن پر جو گذرے گی روح ضرور اس سے آگاہ و متأثر ہو گی، جس طرح حیاتِ دنیا (دنیا کی زندگی) میں ہوتی ہے، بلکہ اس سے زائد۔ (فیضان فرض علوم، 1/43) اور عذابِ قبر جسم و روح دونوں پر ہو گا۔ (فیضان فرض علوم، 1/47)

سوال جس مردے کو دفن نہ کیا جائے، کیا اس سے بھی سوالات قبر ہوں گے؟

جواب مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوالات ہوں گے اور ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا۔ (فیضان فرض علوم، 1/47)

سوال آواگون کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے ماننے کا کیا حکم ہے؟

www.dawateislami.net

جواب یہ عقیدہ کہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا، اسے تناسخ اور آواگون کہتے ہیں، یہ محض باطل ہے اور اس کا ماننا کفر ہے۔

(فیضان فرض علوم، 1/44)

(6) قیامت و حشر کا بیان

سوال حضرت امام مہدی رَحمۃُ اللہِ علیہ کے ظاہر ہونے کا واقعہ بیان فرمایئے؟

جواب اس کا اِجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلّط ہو گا اس وقت تمام ابدال بلکہ تمام اولیا سب جگہ سے سِمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف وہیں اسلام ہو گا اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہو گا، ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہوں گے اور حضرت امام مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہاں ہوں گے، اولیا اُنہیں پہچانیں گے اُن سے درخواستِ بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے دفعۃً (اچانک) غیب سے ایک آواز آئے گی: یہ اللہ پاک کا خلیفہ مَہدی ہے، اس کی بات سُنو اور اس کا حکم مانو۔ تمام لوگ اُن کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے۔ وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر ملکِ شام تشریف لے جائیں گے۔ (فیضان فرض علوم، 1/54 بحوالہ بہار شریعت، 1/124)

سوال جو حشر (قیامت) کا انکار کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب قیامت بیشک قائم ہو گی، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (فیضان فرض علوم، 1/59)

سوال حشر صرف روح کا ہو گا یا روح و جسم دونوں کا؟

جواب حشر صرف رُوح کا نہیں، بلکہ روح و جسم دونوں کا ہو گا، جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہیں ہوں گے وہ بھی کافر ہے۔ (فیضان فرض علوم، 1/59)

www.dawateislami.net

(7)جنت و جہنم کا بیان

سوال جو جنت و دوزخ کا انکار کرے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب جنت و دوزخ حق ہے، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔(فیضان فرض علوم، 1/ 73)

سوال کیا جنت و دوزخ اب بھی موجود ہیں؟

جواب جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے اور وہ اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق (پیدا) نہ ہوئیں، قیامت کے دن بنائی جائیں گی۔(فیضان فرض علوم، 1/ 73)

(8)تقدیر کا بیان

سوال تقدیر کیا ہے؟ نیز کیا اللہ پاک کے علم یا لکھ دینے نے انسان کو مجبور کر دیا ہے؟

جواب جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اللہ پاک نے اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ دیا، اسے تقدیر کہتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے، بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا، زید کے ذِمہ برائی لکھی اس لیے کہ زید بُرائی کرنے والا تھا، اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اُس کے لیے بھلائی لکھتا تو اُس کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔(فیضان فرض علوم، 1/ 79)

سوال تقدیر کا انکار کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

جواب تقدیر کا انکار کرنے والوں کو نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس اُمت کا مجوس بتایا ہے۔

(فیضان فرض علوم، 1/ 79)

سوال تقدیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب تقدیر کی تین اقسام ہیں:

(1) **مُبرَمِ حقیقی:** کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو اُنہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔

(2) **معلّق محض:** کہ ملائکہ کے صحیفوں میں کسی شے پر اُس کا معلّق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہے، اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دعا سے ٹل جاتی ہے۔

(3) **معلّق شبیہ بہ مُبرَم:** کہ صُحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے اسے صُحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ علیہ اسی کو فرماتے ہیں: میں قضائے مُبرَم کو رد کر دیتا ہوں۔ (فیضان فرض علوم، 1/79)

سوال تقدیر کے معاملات میں غور و فکر کرنا کیسا ہے؟

جواب قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے، ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سببِ ہلاکت ہے، صدیق و فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اس مسئلے میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے۔ ما و شما (ہم اور تم) کس گنتی میں! اتنا سمجھ لو کہ اللہ پاک نے آدمی کو مثلِ پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت پیدا نہیں کیا، بلکہ اس کو ایک نوعِ اختیار (ایک طرح کا اختیار) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے، بُرے، نفع، نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی لیے اس پر مؤاخذہ ہے۔

(فیضان فرض علوم، 1/80)

www.dawateislami.net

(9) ایمان و کفر کا بیان

سوال ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب ایمان لغت میں تصدیق کرنے (سچا ماننے) کو کہتے ہیں ایمان کا دوسرا لغوی معنیٰ ہے: امن دینا۔ چونکہ مومن اچھے عقیدے اختیار کرکے اپنے آپ کو ہمیشہ والے عذاب سے امن دے دیتا ہے اس لیے اچھے عقیدوں کو اختیار کرنے کو ایمان کہتے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں ایمان کے معنیٰ ہیں سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/29)

سوال کفر کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب کفر کا لغوی معنیٰ ہے: کسی شے کو چھپانا۔ اور اصطلاح میں کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو بھی کفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریاتِ دین کی تصدیق کرتا ہو۔ جیسے کوئی شخص تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کرتا ہو مگر نماز کی فرضیت یا ختمِ نبوت کا منکر ہو وہ کافر ہے، کہ نماز کو فرض ماننا اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی ماننا دونوں باتیں ضروریاتِ دین میں سے ہیں۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/29)

سوال ضروریاتِ دین کسے کہتے ہیں؟

جواب ضروریاتِ دین سے مراد اسلام کے وہ احکام ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں جیسے اللہ پاک کا ایک ہونا، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نبوت، نماز، روزے، حج، جنت، دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیرہ۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/30)

سوال ہر خاص و عام سے کیا مراد ہے؟

جواب خاص سے مراد علما اور عام سے مراد عوام ہیں یعنی وہ مسلمان جو علما کے طبقہ میں شمار نہ کیے جاتے ہوں مگر علما کی صحبت میں بیٹھنے والے ہوں اور علمی مسائل کا ذوق رکھتے ہوں وہ لوگ مراد نہیں جو دور دراز جنگلوں پہاڑوں میں رہنے والے ہوں جنہیں صحیح کلمہ پڑھنا بھی نہ آتا ہو کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اس دینی ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا۔ البتہ! ایسے لوگوں کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر (یعنی انکار کرنے والے) نہ ہوں اور یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے ان سب پر اجمالاً ایمان لاتے ہوں۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/30)

سوال ضروریاتِ دین کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب ضروریاتِ دین کا منکر بلکہ ان میں ادنیٰ شک کرنے والا بالیقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/30)

سوال ضروریاتِ مذہب اہلِ سنت سے کیا مراد ہے؟

جواب ضروریاتِ مذہب اہلِ سنت سے مراد ہے کہ ان کا مذہب اہلسنت سے ہونا سب عوام و خواص اہلسنت کو معلوم ہو جیسے عذابِ قبر، اعمال کا وزن وغیرہ۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/30)

سوال ضروریاتِ مذہب اہلِ سنت کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب ضروریاتِ اہلِ سنت کا منکر بد مذہب گمراہ ہوتا ہے۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/31)

سوال شرک کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب شرک کے معنیٰ ہیں: اللہ پاک کے سوا کسی کو واجب الوجود یا مستحقِ عبادت (کسی کو

www.dawateislami.net

عبادت کے لائق) جاننا یعنی اُلوہیت (شانِ خداوندی) میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے اس کے علاوہ کوئی بات کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/31)

سوال: نفاق کی کیا تعریف ہے؟

جواب: زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام کا انکار کرنا، یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/32)

سوال: مرتد کسے کہتے ہیں؟

جواب: مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے اَمر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یونہی بعض افعال (کام) بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بُت کو سجدہ کرنا، مُصحف شریف (قرآن پاک) کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (اسلام کی بنیادی باتیں، 3/32)

سوال: کیا ایمان و کفر کے درمیان کوئی واسطہ ہے؟

جواب: ایمان و کفر میں واسطہ نہیں، یعنی آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر، تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان ہو نہ کافر۔ (فیضان فرض علوم، 1/82)

سوال: جو کسی کافر کے مرنے کے بعد اس کیلئے مغفرت کی دعا کرے، اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مُردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مُردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے، وہ خود کافر ہے۔ (فیضان فرض علوم، 1/83)

سوال: کیا ایسے اعمال بھی ہیں جن کا کرنا کفر ہو؟

www.dawateislami.net

جواب جی ہاں ! بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں اُن کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظمہ کی توہین یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔ یونہی بعض اعمال کفر کی علامت ہیں، جیسے زُنّار باندھنا، سر پر چُوٹیا رکھنا، قشقہ لگانا، ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (فیضان فرض علوم، 1/83)

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئے، ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہو گا ان کا یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب ایسا کہنا بالکل غلط ہے، قرآنِ عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا " قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) " اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔

(فیضان فرض علوم، 1/88)

سوال کہنا کچھ چاہتا ہے اور زبان سے کفریہ کلمہ نکل گیا، کیا حکم ہے؟

جواب کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والے کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی (اپنی بات پر اڑ گیا) تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

(فیضان فرض علوم، 1/88)

سوال اگر کفر بکا تو نکاح کے بارے میں کیا حکم ہے؟

www.dawateislami.net

جواب اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہو گی اور بچے ولد الزنا۔ اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

(فیضان فرض علوم، 1/89)

(10) صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم

سوال صحابی کسے کہتے ہیں؟ نیز کیا کوئی ولی کسی صحابی کے رتبہ کو پہنچ سکتا ہے؟

جواب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جس مسلمان نے ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا، اس بزرگ ہستی کو صحابی کہتے ہیں (فیضان فرض علوم، 1/90) کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔ (فیضان فرض علوم، 1/92)

سوال صحابہ کے بارے میں ہمارا کیا اعتقاد ہونا چاہئے؟

جواب تمام صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اہلِ خیر اور عادل ہیں، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ (فیضان فرض علوم، 1/91)

سوال صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم میں افضلیت کی کیا ترتیب ہے؟

جواب فضائل و مَراتب (یعنی مرتبوں) کے اِعتبار سے مسلکِ حق اَہلِ سُنَّت و جماعت کے نزدیک ترتیب بیان کرتے ہوئے حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

بعد اَنبیا و مرسلین (عَلَیۡہِمُ السَّلَام) ، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جن و مَلک (یعنی انسانوں ، جنوں اور فرشتوں) سے اَفضل "صدّیقِ اکبر" ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم ، پھر عثمانِ غنی ، پھر مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم۔ (بہارِ شریعت، 1 / 241) خُلفائے اَربعہ راشدین (یعنی چار خُلفائے راشدین) کے بعد بقیہ عشرۂ مبشّرہ و حضراتِ حسنین و اَصحابِ بدر و اصحابِ بیعۃُ الرِّضوان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم) کے لیے اَفضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1 / 249) افضل کے یہ معنٰی ہیں کہ اللہ پاک کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو، اِسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، 1 / 247)

سوال کسی صحابی کے ساتھ (معاذ اللہ) بُغض رکھنا کیسا ہے؟

جواب کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت (بُرا اعتقاد) بد مذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم (جہنم کا حقدار ہونا) ہے، کہ وہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بُغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے، مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والدِ ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ، اسی طرح حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص، حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم حتّٰی کہ حضرت وحشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جنھوں نے قبلِ اسلام حضرت سیّدنا سید الشہدا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو شہید کیا اور بعدِ اسلام اَخۡبَثُ النَّاس خبیث مُسیلمہ کذّاب ملعون کو واصلِ جہنم کیا۔ وہ خود فرمایا کرتے تھے: کہ میں نے خَیۡرُ النَّاس و شَرُّ النَّاس کو قتل کیا، ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی گمراہی ہے اور اس کا قائل رافضی، اگرچہ حضراتِ شیخین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا کی توہین کی مثل نہیں ہو سکتی، کہ ان کی توہین، بلکہ ان کی خلافت کا انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔ (فیضان فرض علوم، 1 / 91)

www.dawateislami.net

سوال صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے جو آپسی اختلافات ہوئے، ان میں پڑنا اور ایک کی طرف داری کرتے ہوئے دوسرے کو برا کہنا کیسا ہے؟

جواب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے جو باہم واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔(فیضان فرض علوم،1/92)

سوال کیا تمام صحابہ جنتی ہیں؟

جواب جی ہاں! تمام صحابہ کرام جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھنک (ہلکی آواز بھی) نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔ محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا، یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔(فیضان فرض علوم،1/92)

قرآن مجید میں ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ-اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ-وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۰)

(پ27،الحدید:10)

ترجمہ کنز الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

سوال صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی لغزشوں پر ان کی گرفت کرنا کیسا ہے؟

جواب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم انبیا نہ تھے، فرشتے نہ تھے کہ معصوم ہوں، ان میں بعض کے

www.dawateislami.net

لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان میں سے کسی کی بات پر گرفت اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف ہے، اللہ پاک نے سورۂ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبلِ فتحِ مکہ اور بعدِ فتحِ مکہ اور اُن (مومنین قبل فتحِ مکہ) کو اِن (مومنین بعد فتحِ مکہ) پر تفضیل (فضیلت) دی اور فرمادیا: "کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی" ترجمہ: سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔ ساتھ ہی ارشاد فرمایا: "وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ" ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کروگے۔

(فیضان فرض علوم، 1/92)

سوال حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے متعلق اہلسنت کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے کسی نے امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: فَاِنَّہُ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہیں۔ (بخاری، 2/550، حدیث: 3764، فیضان فرض علوم، 1/93)

سوال کیا حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مجتہد صحابی ہیں؟

جواب جی ہاں! حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مجتہد تھے، ان کے مجتہد ہونے کا بیان صحیح بخاری شریف میں موجود حضرت عَبْدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی حدیثِ پاک میں ہے۔

(بخاری، 2/550، حدیث: 3765، فیضان فرض علوم، 1/93)

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام آئے تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نہ کہا جائے۔

جواب یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ امیر

www.dawateislami.net

معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام لیا جائے تو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہنے کا حکم دیا ہے، یہ استثنائی شریعت گھڑنا ہے۔ (فیضان فرض علوم، 1/94)

سوال خلفائے راشدین سے کون مراد ہیں؟

جواب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمانِ غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم ہوئے اِن حضرات کو خلفائے راشدین اور اِن کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔

(فیضان فرض علوم، 1/95)

حصہ دوم

مسائلِ نماز (سوالاً جواباً)

سوال نماز کی شرائط کتنی اور کون کون سی ہیں؟

جواب نماز کی 6 شرائط ہیں: (1) طہارت (2) سَترِ عورت (3) استقبالِ قبلہ (4) وقت (5) نیت (6) تکبیرِ تحریمہ۔

نماز کی شرط ”طہارت“

سوال طہارت سے کیا مراد ہے؟

جواب (طہارت سے مراد) نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا۔ (نماز کے احکام، ص193)

www.dawateislami.net

مسائلِ وُضُو

سوال: وضو کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟ مختصر وضاحت بھی کیجیے۔

جواب: وضو کے چار فرائض ہیں:

(1) منہ دھونا (2) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (3) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ مزید ہر ایک کی تفصیل یہ ہے:

(1) منہ دھونا: شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک طول (لمبائی) میں اور عرض (چوڑائی) میں ایک کان سے دوسرے کان تک مُنہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ ❁ کَنپٹی پر (رُخسار اور کان کے بیچ میں) اگر گھنے بال ہوں تو بالوں کا ورنہ صرف کھال کا دھونا فرض ہے۔ ❁ مونچھوں یا بَھووں یا بَچّی (یعنی نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ) کے بال (اگر ایسے) گھنے ہوں کہ (ان کے نیچے کی) کھال بالکل دکھائی نہ دے تو جِلد کا دھونا فرض نہیں (صرف) بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ (البتہ) اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں (ہونٹوں) کو چُھپا لیں تو اگرچہ گھنی ہوں مونچھیں ہٹا کر لَب (ہونٹ) کا دھونا فرض ہے۔ ❁ داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔ ❁ اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گِرد ے (حلقے) میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں۔ ❁ اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چِھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/288)

www.dawateislami.net

(2) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا: اگر کُہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرّہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وُضو نہ ہو گا۔ ❁ یونہی ہر قسم کے جائز، ناجائز چھلّے اور انگوٹھیاں (وغیرہ) اگر اتنی تنگ (Tight) ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے۔ اگر صرف ہِلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈِھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔ ❁ ہاتھ کی زائد انگلی کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/290)

(3) چوتھائی سر کا مسح کرنا: سر پر بال نہ ہوں تو جِلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چَوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔ ❁ مسح کرنے کے لیے ہاتھ تَر ہونا چاہیے، خواہ ہاتھ میں تَری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔ ❁ کسی عُضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تَری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عُضْو کے مسح کے لیے کافی نہ ہو گی۔ ❁ عمامے، ٹوپی، دُوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی، دُوپٹا اتنا باریک ہو کہ تَری پُھوٹ کر چوتھائی سر کو تَر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، 1/291)

(4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا: گھائیاں اور اُنگلیوں کی کروَٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں (یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے)، سب کا دھونا فرض ہے۔ ❁ بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے اَنگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر تاگا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا درکنار تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وُضو نہیں ہوتا۔

(بہار شریعت، 1/292)

❁ جس چیز کی آدمی کو عُموماً یا خُصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و اِحتیاط میں حَرَج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اَور کسی دھونے کی جگہ پر اس (چیز) کے لگے رہ جانے سے

www.dawateislami.net

اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سَخت چیز ہو وُضو ہو جائے گا جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رَنگریز کے لیے رَنگ کا جِرم (یعنی جسم یا تہ)، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جِرم، مزدور کے لیے گارا مٹی، عام لوگوں کے لیے کُوئے (آنکھوں کے کناروں) یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہا۔ (بہارِ شریعت، 1/292)

سوال: کسی عضو کو دھونے کے کیا معنٰی ہیں؟

جواب: کسی عضو کو دھونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک قطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس طرح وضو یا غسل ادا ہو گا۔ (نماز کے احکام، ص 15)

سوال: نواقض وضو سے کیا مراد ہے؟

جواب: نواقضِ وضو سے مراد وہ کام اور چیزیں ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً: ودی، مذی، پیشاب، پاخانہ، پیچھے سے ہوا نکلنے، منہ بھر قے (الٹی) کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (بہار شریعت، 1/303 ملخصاً) نیز خون، پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس کے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا۔

(بہار شریعت، 1/304)

❁ گوشت میں انجکشن لگانے میں صرف اسی صورت میں وضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے جبکہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہٰذا وضو ٹوٹ جاتا ہے ❁ آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور

www.dawateislami.net

وضو بھی توڑ دے گا ❁ چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں ❁ کھانے، پانی یا صفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وہ قے جو منہ بھر ہو وضو کو توڑ دیتی ہے ❁ رکوع و سجود والی نماز میں بالغ نے قَہقَہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وضو باقی ہے، مسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔

سوال منہ بھر قے کسے کہتے ہیں؟

جواب جو قے (اُلٹی) تکلّف کے بغیر نہ روکی جا سکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔

(نماز کے احکام، ص26)

سوال منہ سے خون نکلنے کی صورت میں کب وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب منہ سے خون نکلا اور تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غَلَبہ کی شناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور وضو ٹوٹ جائے گا یہ سرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زرد ہو تو خون پر تھوک غالب مانا جائے گا لہٰذا نہ وضو ٹوٹے گا نہ یہ زَرد تھوک ناپاک۔ (نماز کے احکام، ص32)

سوال نیند سے وضو ٹوٹنے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب نیند سے وُضو ٹوٹنے کی دو شَرطیں ہیں: (1) دونوں سُرین اچھّی طرح جمے ہوئے نہ ہوں (2) ایسی حالت پر سویا جو غافل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شَرطیں جمع ہوں یعنی سُرین بھی اچھّی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وُضو کو توڑ دیتی ہے۔ اگر ایک شَرط پائی جائے اور دوسری نہ

www.dawateislami.net

پائی جائے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (نماز کے احکام، ص35)

سوال مستعمل پانی کسے کہتے ہیں؟

جواب اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پورا یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو یا جس پر غسل فرض ہو اُس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ جان بوجھ کر یا بھول کر دَہ در دَہ (یعنی سَو (100) ہاتھ / پچیس (25) گز / دو سو پچیس (225) فٹ) سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مُستعمَل (یعنی استعمال شدہ) ہو گیا اور اب وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ ہاں اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔

(نماز کے احکام، ص20 ملخصًا، بہار شریعت، 1 / 333)

مسائلِ غُسل

سوال غسل کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب غسل کے تین فرائض ہیں:

(1) کلی کرنا (2) ناک میں پانی چڑھانا (3) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا، ان کی تفصیل یہ ہے:

(1) کلی کرنا: مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ ❁ اِسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کِھڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حَلق کے کَنارے تک پانی بہے ❁ روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کر لیجئے کہ سنّت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو ان کو چُھڑانا ضروری ہے۔ ہاں اگر چُھڑانے میں ضَرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے۔ ❁ غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے

www.dawateislami.net

اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چُھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔ پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہو گئی۔

(2) ناک میں پانی چڑھانا:

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔ ۞ اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہو گا ۞ ناک کے اندر اگر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

(3) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا:

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تَلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا ضَروری ہے، جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہو گا۔ (نماز کے احکام، ص102)

مرد و عورت کے غسل کی احتیاطیں

سوال جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ پانی پہنچانے میں احتیاط نہ کی جائے تو وہ سوکھی رہ جانے کی وجہ سے غسل نہیں ہوتا، ان کی نشاندہی فرما دیجیے۔

جواب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نماز کے احکام صفحہ 104 تا 106 پر مرد و عورت کے غسل کی احتیاطیں یوں ذکر فرمائی ہیں:

(1) اگر مرد کے سر کے بال گندھے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے

www.dawateislami.net

اور (2) عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سَخْت گُندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے (3) اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھَید (سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ وُضو میں صِرف ناک کے نَتھ کے چھَید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھَید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں۔ (4) بَھووَں اور مونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دُھونا ضروری ہے۔ (5) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونھ دھوئیں۔ (6) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔ (7) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دُھلے گا۔ (8) ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں۔ (9) بازو کا ہر پہلو دھوئیں۔ (10) پِیٹھ کا ہر ذرہ دھوئیں۔ (11) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔ (12) ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔ (13) جِسْم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں۔ (14) ران اور پیڑو (ناف سے نیچے کے حصے) کا جوڑ دھوئیں۔ (15) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں۔ (16) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، خُصُوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔ (17) رانوں کی گولائی اور (18) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں۔ (19) ذَکر واُنْثَیَیْن (فوطوں) کی نِچلی سطح جوڑ تک اور (20) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں۔ (21) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔

زخم کی پٹی

سوال کسی جگہ زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو وضو و غسل کرتے وقت کیا اسے کھولنا ضروری ہے؟

www.dawateislami.net

جواب زَخم پر پٹّی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حَرَج ہو تو پٹّی پر ہی مَسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دِہ ہو تو اس پورے عُضْو پر مَسح کر لیجئے۔ پٹّی ضَرورت سے زِیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسح کافی نہ ہو گا۔ اگر ضَرورت سے زِیادہ جگہ گھیرے بِغیر پٹّی باندھنا ممکن نہ ہو مَثَلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹّی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھّا حصّہ بھی پٹّی کے اندر چُھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکِن ہو تو کھول کر اُس حصّے کو دھونا فرض ہے۔ اگر ناممکِن ہے یا کھولنا تو ممکِن ہے مگر پھر وَیسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زَخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹّی پر مَسح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھّا حصّہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائے گا۔ (نماز کے احکام، ص106)

سوال اگر سَر سمیت نہانے میں مرض بڑھ جانے کا صحیح اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں کس طرح نہایا جائے؟

جواب زُکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر اَمراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کیجئے ناک میں پانی چڑھایئے اور گردن سے نہایئے۔ اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہو جائے گا۔ بعدِ صِحّت سَر دھو ڈالئے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضَروری نہیں۔ (نماز کے احکام، ص118)

سوال غسل فرض ہونے کے کتنے اور کون کون سے اَسباب ہیں؟

جواب غسل فرض ہونے کے 5 اَسباب ہیں:

(1) مَنی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔ (2) اِحتِلام یعنی سوتے میں مَنی کا نکل جانا۔ (3) شرمگاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ

www.dawateislami.net

ہو، دونوں پر غسل فرض ہے۔ (4) حیض سے فارغ ہونا۔ (5) نفاس (بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔ (نماز کے احکام، ص107)

غُسل کے 5 ضَروری اَحکام

سوال غسل فرض ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کچھ ضروری احکام بیان کیجیے۔

جواب (1) مَنی شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بُلندی سے گرنے یا فُضلہ خارِج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارِج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وُضو بَہر حال ٹوٹ جائے گا۔ (2) اگر مَنی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہوا وُضو ٹوٹ جائیگا۔ (3) اگر اِحتِلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔ (4) نَماز میں شَہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہَر نکلنے سے قبل ہی نَماز پوری کر لی اب خارِج ہوئی تو نَماز ہو گئی مگر اب غسل فرض ہو گیا۔ (5) اپنے ہاتھوں سے مادّہ خارِج کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ کا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو مَلعون کہا گیا ہے۔ (نماز کے احکام، ص109)

مسائلِ تَیَمُّم

سوال تَیَمُّم کے کتنے فرائض ہیں اور وہ کیا ہیں؟

جواب تَیَمُّم کے تین فرائض ہیں اور وہ یہ ہیں: (1) نیت (2) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا (3) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ (نماز کے احکام، ص126)

سوال تَیَمُّم کا طریقہ بیان کیجیے۔

www.dawateislami.net

جواب: تَیَمُّم کی نِیّت کیجئے (نیّت دل کے پکّے ارادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مَثَلاً یوں کہئے بے وُضوئی یا بے غُسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تَیَمُّم کرتا ہوں) بِسۡمِ اللّٰہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مَثَلاً پَتّھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مٹّی وغیرہ) سے ہو مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے) اور اگر زِیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طَرح مسح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو تَیَمُّم نہ ہو گا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخُنوں سے لیکر کُہنیوں سَمیت مَسح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گَٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پَیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔ اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مسح کر لیا تب بھی تَیَمُّم ہو گیا چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے گئے مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔ تَیَمُّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

(نماز کے احکام، ص128)

سوال: کن صورتوں میں تَیَمُّم کرنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جن صورتوں میں تَیَمُّم کرنا جائز ہوتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

❁ جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وضو اور غسل کی جگہ تَیَمُّم کرے۔ ❁ ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح

www.dawateislami.net

اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یوں کہ کوئی مسلمان اچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تَیَمُّم کرسکتے ہیں۔ ❁ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تَیَمُّم جائز ہے۔ ❁ اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے اوجھل ہو جائے گا (یا ٹرین چھوٹ جائے گی) تو تَیَمُّم جائز ہے۔ ❁ وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو تَیَمُّم کرکے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کرکے نماز کا اعادہ کرنا (دہرانا) لازم ہے۔ ❁ عورت حیض و نفاس سے پاک ہو گئی اور پانی پر قادر نہیں تو تَیَمُّم کرے۔ ❁ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تَیَمُّم کیلئے پاک مٹی تو اسے چاہئے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکاتِ نماز بلانیتِ نماز بجا لائے۔ مگر پاک پانی یا مٹی پر قادر ہونے پر وضو یا تَیَمُّم کرکے نماز پڑھنی ہوگی۔ (نماز کے احکام، ص 131)

سوال کن چیزوں سے تَیَمُّم کیا جاسکتا ہے؟

جواب ❁ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس (یعنی قسم) سے ہے اِس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ رَیتا، چُونا، سُرمہ، گَندھک، پتّھر، زَبَرجد، فِیروزہ، عَقِیق، وغیرہ جَواہِر سے تَیَمُّم جائز ہے چاہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔ ❁ پکّی اینٹ، چینی یا مِٹّی کے برتن سے تَیَمُّم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جِرم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جنسِ زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جرم ہو تو تَیَمُّم جائز نہیں۔ ❁ جس مِٹّی، پتّھر وغیرہ سے تَیَمُّم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرف خشک ہونے

www.dawateislami.net

سے نَجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ ❁ زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نَماز جائز ہے مگر اس سے تَیَمُّم نہیں ہو سکتا۔ ❁ یہ شک کہ کبھی نَجِس ہوئی ہو گی فُضول ہے اس کا اِعتبار نہیں۔ ❁ اگر کسی لکڑی، کپڑے، یادَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ ❁ چُونا، مِٹّی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجِد کی اس سے تَیَمُّم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور میٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو جنسِ زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (نماز کے احکام، ص129)

سوال کن صورتوں میں تَیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب (1) جن صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے یا غسل فرض ہو جاتا ہے ان سے تَیَمُّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (2) پانی پر قادر ہونے سے بھی تَیَمُّم ٹوٹ جاتا ہے۔ (نماز کے احکام، صفحہ 134)

(پانی پر قادر ہونے کا مطلب یہ کہ بیمار تھا اور پانی استعمال نہیں کر سکتا تھا اب صحیح ہو گیا یا پانی نہیں مل رہا تھا اب مل گیا، الغرض جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا تھا وہ عذر ختم ہو گیا تو تیمم بھی ٹوٹ جائے گا)

نجاستوں کے احکام

سوال نجاستِ غلیظہ کتنی مقدار میں لباس یا بدن پر لگ جائے تو اس کا دور کرنا فرض، واجب اور سنت ہوتا ہے؟ اور یہ نجاست لگی ہونے کی صورت میں نماز پڑھی تو ایسی نماز کا حکم تحریر کیجیے۔

جواب نَجاستِ غَلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بغیر پاک کیے اگر نَماز پڑھ لی تو نَماز نہ ہو گی۔ اور اس صورت میں

www.dawateislami.net

جان بوجھ کر نَماز پڑھنا سخت گناہ ہے، اور اگر نَماز کو ہلکا جانتے ہوئے اس طرح نَماز پڑھی تو کفر ہے اور اگر دِرہَم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا پاک کرنا واجِب ہے اگر بِغیر پاک کیے نَماز پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے دوبارہ نَماز پڑھنا واجب ہے، جان بوجھ کر اِس طرح نَماز پڑھنی گناہ ہے۔ اگر نجاستِ غلیظہ درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سُنّت ہے اگر بِغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، مگر خلافِ سنّت، ایسی نماز کو دوہرالینا بہتر ہے۔

(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص4)

سوال نجاستِ غلیظہ کے دَلدار یا رقیق ہونے کے اعتبار سے درہم کا اندازہ کیسے کیا جائے گا؟

جواب نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لِید وغیرہ تو دِرہَم سے مُراد وَزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4.374 گرام) ہے اور اگر نَجاستِ غَلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرہم سے مُراد لمبائی چوڑائی ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھیے اور اس پر آہِستگی سے اِتنا پانی ڈالیے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا دِرہم سمجھا جائے گا۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص5)

(نوٹ: بعض لوگ درہم کی مثال ایک یا پانچ روپے کے سِکّے کے برابر ہی سمجھتے اور سمجھاتے ہیں یہ طریقہ درست نہیں ہے کیونکہ سکہ تبدیل ہوتا رہتا ہے اور اس کی لمبائی چوڑائی میں فرق آتا رہتا ہے لہٰذا اس کی مثال نہ دیجیے۔)

سوال نجاست خفیفہ کا کیا حکم ہے؟

جواب نَجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصّے یا بدن کے جس عُضو میں لگی ہو اگر

www.dawateislami.net

اس کی پوری چوتھائی (یا چوتھائی سے زائد) لگی ہو تو بغیر پاک کئے نماز نہ ہو گی اور اگر اس کی چوتھائی سے کم ہو تو مُعاف ہے اس صورت میں نماز ہو جائے گی، مثلاً آستین میں نَجاستِ خَفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی کے برابر یا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی کے برابر ہے تو دور کرنا ضروری ہے اور اگر چوتھائی سے کم ہے یا اسی طرح ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے۔(بہارِ شریعت، 1/389، کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص7)

سوال کتنی مقدار میں نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ میں سے کوئی کسی پتلی چیز مثلاً پانی یا دودھ میں گر جائے تو اسے ناپاک کر دے گی؟ نیز نجاستِ خفیفہ، غلیظہ باہم آپس میں مِل جائیں تو کس نجاست کا حکم لگے گا؟

جواب نَجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ احکام اسی وقت ہیں جبکہ بدن یا کپڑے میں لگے۔ اگر کسی پتلی چیز مَثَلًا دودھ یا پانی (جو دہ دردہ سے کم ہو) میں نَجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورَتوں میں وہ دودھ یا پانی جس میں نَجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگرچہ ایک ہی قطرہ نَجاست پڑی ہو۔ نیز نَجاستِ خفیفہ اگر نَجاستِ غلیظہ میں مل جائے تو وہ تمام نَجاستِ غلیظہ ہو جائے گی۔(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص10)

نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کی مثالیں

سوال نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کون کونسی ہیں؟

جواب نجاستِ غلیظہ:

(1) انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجِب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حَیض و نِفاس و اِستحاضے کا خون، مَنی، مَذی،

www.dawateislami.net

وَدی۔ دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ جو پانی نکلے۔ دودھ پیتے بچّے اور بچّی کا پیشاب پاخانہ بھی نَجاستِ غَلیظہ ہے۔(2) خشکی کے ہر جانور (خواہ حلال ہو یا حرام) کا بہتا خُون اور مُردار کا گوشت اور چربی۔(3) حرام چوپائے کا پیشاب اور پاخانہ: جیسے کُتّا، شیر، لومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خَچَّر، ہاتھی اور سُوَر۔ (4) حلال چوپایوں کا صرف پاخانہ: جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی۔(5) ایسے پرندے جو اونچا نہ اُڑ سکتے ہوں اُنکی بیٹ: جیسے مُرغی اور بَط (بطخ) چھوٹی ہو یا بڑی۔ مزید یہ کہ چھپکلی یا گرگٹ کا خون ،ہاتھی کے سُونڈ کی رُطُوبت اور شیر، کتّے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب (تھوک) بھی غلیظہ ہیں۔

نجاستِ خفیفہ:

(1) حلال چوپائے جن کا گوشت حلال ہے اُن کا صرف پیشاب: جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا کا پیشاب (2) گھوڑے کا پیشاب۔(3) ایسے حرام پرندے جو اونچا اڑتے ہیں اور اُن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، خواہ شکاری ہوں یا نہیں، (جیسے کوّا، چیل، شِکرہ، باز) ان کی بِیٹ۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص2اور4ماخوذاً)

نوٹ: ایسے حلال پرندے جو اونچا اُڑتے ہیں اور اُن کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اُن کی بیٹ پاک ہے جیسے (چڑیا)، کبوتر، مینا، مُرغابی وغیرہ ان کی بیٹ پاک ہے اور چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص13)

کپڑے پاک کرنے کے چند طریقے

سوال کپڑے پاک کرنے کے طریقے بیان کیجیے۔

جواب نجاست اگر دلدار (یعنی گاڑھی) ہو جسے نجاستِ مرئیہ کہتے ہیں (جیسے پاخانہ، گوبر، خون

www.dawateislami.net

وغیرہ)تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص25)

اگر نجاست رقیق(یعنی پتلی جیسے پیشاب وغیرہ) ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقُوّت(یعنی پوری طاقت سے) نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قُوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنٰی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا۔ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا اور ہاتھ دونوں ہی پاک ہو جائیں گے۔ اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بُوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔(اس میں لازمی یہ احتیاط کیجیے کہ) اگر پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص26)

کپڑے پاک کرنے کے مزید آسان طریقے

(1) بالٹی میں ناپاک کپڑے ڈال کر اُوپر سے نل کھول دیجئے، کپڑوں کو ہاتھ یا کسی سَلاخ وغیرہ

www.dawateislami.net

سے اِس طرح ڈَبوئے رکھئے کہ کہیں سے کپڑے کا کوئی حِصّہ پانی کے باہَر اُبھرا ہوا نہ رہے۔ جب بالٹی کے اُوپر سے اُبل کر اتنا پانی بہ جائے کہ ظَنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہوگا تو اب وہ کپڑے اور بالٹی کا پانی نیز ہاتھ یا سلاخ کا جتنا حصّہ پانی کے اندر تھا سب پاک ہوگئے جبکہ کپڑے وغیرہ پر نَجاست کا اثر باقی نہ ہو۔ (2) نل کے نیچے ہاتھ میں پکڑ کر بھی پاک کرسکتے ہیں۔ مَثَلاً رومال ناپاک ہوگیا، تو بیسَن میں نل کے نیچے رکھ کر اتنی دیر تک پانی بہایئے کہ ظَنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہوگا تو پاک ہوجائے گا۔

(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص30)

سوال کپڑوں کو دھو کر نچوڑنے کا حکم کس صورت میں ہے نیز جو کپڑے نچوڑے نہ جاسکیں تو انہیں کیسے پاک کیا جائے گا؟

جواب فتاویٰ امجدیہ جلد 1 صَفْحَہ 35 پر ہے کہ یہ (یعنی تین مرتبہ دھونے اور نچوڑنے کا) حکم اس وَقت ہے جب تھوڑے پانی میں دھویا ہو، اور اگر (زیادہ پانی مثلاً) حَوضِ کبیر (یعنی دہ در دہ یا اس سے بڑے حوض، نہر، ندی، سمندر وغیرہ) میں دھویا ہو یا (نل، پائپ یا لوٹے وغیرہ کے ذریعے) بہُت سا پانی اس پر بہایا یا (دریا وغیرہ) بہتے پانی میں دھویا تو نچوڑنے کی شرط نہیں۔

بہارِ شریعت جلد اول حصہ 2 ص 399 پر ہے: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یوہیں دو مرتبہ اَور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں۔ یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "کپڑے پاک کرنے کا

www.dawateislami.net

طریقہ" میں تحریر فرماتے ہیں: کارپیٹ (CARPET) کا ناپاک حصّہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکایئے حتّٰی کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اِسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کارپیٹ پاک ہو جائے گا۔ چٹائی، چمڑے کے چپل اور مِٹّی کے برتن وغیرہ جن چیزوں میں پتلی نَجاست جَذب ہو جاتی ہو اِسی طریقے پر پاک کیجئے۔ ایسا نازُک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ بھی اِسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، نَہر میں یا پایپ یا ٹُونٹی کے جاری پانی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِّ غالِب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچّہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچّے یا بچّی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

(کپڑے پاک کرنے کا طریقہ ص33)

نماز کی بقیہ 5 شرائط

سوال ستر عورت یعنی مرد اور عورت کے لیے بدن کا کتنا حصہ چھپانا ضروری ہے؟

جواب مرد کیلئے ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کیلئے ان پانچ اعضاء "منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے پُشتِ پا (یعنی قدموں کے اوپری حصّے)" کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قول پر نماز دُرست ہے۔ (نماز کے احکام، ص193)

سوال اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اعضائے مستورہ (یعنی جن اعضا کا چھپانا ضروری ہے ان) کی رنگت ظاہر ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

www.dawateislami.net

جواب اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔

سوال اگر کپڑا اتنا موٹا ہے جس سے اُس عضو (جس کا چھپانا ضروری ہے اس) کی رنگت ظاہر نہیں ہوتی مگر اتنا چپکا ہوا ہے کہ اس عضو کی ہیئت (شکل) ظاہر ہوتی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب دبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (نماز کے احکام، ص194)

سوال جن اعضا کا نماز میں چھپانا ضروری ہے ان اعضا میں سے اگر کوئی عضو نماز میں کھلا ہو تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہوگا؟

جواب جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپالیا، جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد (یعنی ارادے سے) کھولا، اگرچہ فوراً چھپالیا، نماز جاتی رہی۔ اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد (یعنی شروع) ہی نہ ہوئی۔ (بہار شریعت، 1/481)

سوال نماز میں چھپائے جانے والے اعضا میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ تو کھلا ہوا نہیں ہے مگر ایک سے زائد اعضا میں سے کچھ کچھ حصہ کھلا ہوا ہے تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کی برابر ہے، نماز نہ ہوئی،

www.dawateislami.net

مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔ (بہار شریعت، 1/482)

سوال استقبالِ قبلہ یعنی نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اس کی وہ حد بیان کیجیے کہ اس مقدار کے اندر رہتے ہوئے نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں؟

جواب نماز میں چہرے کا کوئی بھی حصہ کعبۃُ اللہ کی طرف 45 درجے کے اندر اندر ہو تو نماز ہو جائے گی، اگر 45 درجے سے باہر ہو گیا تو استقبالِ قبلہ نہ پائے جانے کی وجہ سے نماز نہیں ہو گی۔ مثال نقشے سے ملاحظہ کیجیے:

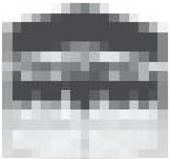

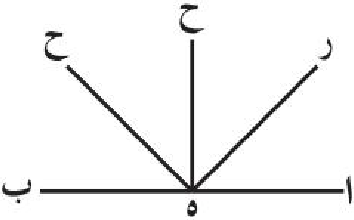

جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے، اگر نقطہ ح کی طرف مونھ کرے تو عینِ کعبہ کو مونھ ہے اور اگر دہنے ر یا بائیں ح کی طرف جھکے تو جب تک ر ح یا ح ح کے اندر رہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب ر سے بڑھ کر ا یا ح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہو گا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہو گی۔

(بہار شریعت، ج1، ص487)

اس کو مزید یوں سمجھیے کہ بالفرض نمازی کے بالکل سامنے سَمتِ کعبہ ہو تو سامنے سے نمازی کے دائیں کندھے تک 90 درجے ہوتے ہیں، اس کا آدھا کریں تو 45 درجے بنیں گے یونہی بائیں کندھے تک بھی 90 درجے بنتے ہیں اس کا آدھا بھی 45 درجے ہوا، اب اگر کسی نے جہتِ کعبہ

www.dawateislami.net

کی سیدھی طرف یا اُلٹی طرف 45 درجے کے اندر اندر رہتے ہوئے نماز پڑھی تو ہو جائے گی۔

سوال نمازی نے بِلاعُذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا یا چہرہ گھما گھما کر ادھر ادھر دیکھتا رہا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب نمازی نے بِلاعُذر جان بوجھ کر قِبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسِد ہو گئی اور اگر بِلا قصد (یعنی ارادے کے بغیر) پھر گیا اور بَقَدَر تین بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کے وقفہ سے پہلے واپس قِبلہ رُخ ہو گیا تو فاسِد نہ ہوئی۔ (نماز کے احکام، ص195) اِدھر اُدھر مُنہ بھیر کر دیکھنا، چاہے پورا مُنہ پھرا یا تھوڑا (یہ مکروہِ تحریمی ہے) مُنہ پھیرے بِغیر صِرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضَرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور نادراً کسی غَرضِ صحیح کے تَحت ہو تو حَرَج نہیں۔ (نماز کے احکام، ص252)

سوال جس مقام پر سَمتِ قبلہ معلوم نہ ہو وہاں کس طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے؟ نیز ایسی ہی جگہ پر اگر کوئی دوسرے کی دیکھا دیکھی اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تحری کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر قِبلہ ہونا دِل پر جمے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ نیز ایک شخص تحرّی کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اِسی سَمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہو گی، دوسرے کیلئے بھی تحری کرنے کا حکم ہے۔ (نماز کے احکام، ص196)

سوال نماز کی شرائط میں سے وقت کی وضاحت کیجئے؟ نیز وہ کونسی نمازیں ہیں جن کا سلام

www.dawateislami.net

بھی اُن کے وقت میں پھر جانا ضروری ہے؟

جواب جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نماز عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شُروع ہو جائے اگر وقتِ عصر شُروع ہونے سے پہلے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہو گی۔(نماز کے احکام، ص196)

نیز وقت کے اندر اندر تحریمہ باندھ لی(یعنی نماز شروع کر دی)تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ اَدا ہے۔ مگر نمازِ فجر، جُمعہ اور عِیدَین میں وقت کے اندر (یعنی وقت ختم ہونے سے پہلے) سلام پھرنا لازمی ہے ورنہ نماز نہ ہو گی۔(نماز کے احکام، ص330)

سوال وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں؟ اگر کسی نے اُسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو کیا اُسے مکروہ وقت میں ادا کر سکتا ہے؟

جواب مکروہ اوقات 3 ہیں:(1) طلوعِ آفتاب سے لیکر بیس(20) منٹ بعد تک (2) غروب آفتاب سے بیس(20) منٹ پہلے (3) نِصف النہار یعنی ضَحوۂ کُبریٰ سے لیکر زوالِ آفتاب تک۔ اِن تینوں اوقات میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اِس دن کی نمَازِ عَصر نہیں پڑھی تھی اور مکرُوہ وقت شُروع ہو گیا تو پڑھ لے البتّہ اِتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔(نماز کے احکام، ص197)

سوال کسی نے نمازِ عصر تو وقت میں شروع کی مگر دورانِ نماز مکروہ وقت شروع ہو گیا تو نماز پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

نَمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے خَتم ہو جائے۔ پھر اگر

www.dawateislami.net

اس نے احتیاط کی اور نماز میں تَطوِیل (تَط۔وِیْل) کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت وسطِ نَماز (یعنی دورانِ نماز) آگیا جب بھی اس پر اِعتِراض نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/156)

سوال: اَدا، قضا اور اِعَادَہ کی تعریف بیان کیجیے۔

جواب: جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں۔ وقت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا قضا ہے۔ اگر اِس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اِعادہ کہلاتا ہے۔ (نماز کے احکام، ص330)

سوال: نیّت کسے کہتے ہیں نیز اس کا ادنیٰ درجہ بیان کیجئے۔

جواب: نیّت دل کے پکّے اِرادے کا نام ہے، زَبان سے نیَّت کرنا ضَروری نہیں البتّہ دل میں نیَّت حاضِر ہوتے ہوئے زَبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔

نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت (یعنی نماز شروع کرتے وقت) کوئی پوچھے کہ کونسی نماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتادے۔ اگر ایسی حالت میں سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوئی۔

(بہار شریعت، 1/492)

سوال: کیا ہر نماز کیلئے مطلق نماز پڑھنے کی نیت کافی ہے یا فرض و واجب و سنت کو معیّن کرنا ضروری ہے؟

جواب: یہاں اس کی چند صورتیں بیان کی جاتی ہیں:

(1) فرض نماز میں نیّتِ فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ (نماز کے احکام، ص199)

(2) واجِب میں واجِب کی نیَّت کرنا ضَروری ہے اور اسے مُعَیَّن بھی کیجئے مثلاً عیدُ الفطر، عید

www.dawateislami.net

الاضحیٰ ، نَذر (یعنی مَنّت)، نمازِ بعدِ طواف (واجبُ الطواف) یا وہ نَفل جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو کہ اُس کی قضا واجِب ہو جاتی ہے۔ (نماز کے احکام، ص200)

(3) اَصَح یعنی درست ترین یہ ہے کہ نفل، سنّت اور تراویح میں مُطلَق نماز کی نیّت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنّتِ وقت کی نیت کرے اور باقی سُنّتوں میں سُنّت یا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُتابَعت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لئے کہ بَعض مشائخ کرام رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اِن میں مُطلَق نَماز کی نیّت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ (نماز کے احکام، ص199)

(4) نمازِ نفل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔ (نماز کے احکام، ص200)

نماز کے فرائض

سوال نماز کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب نماز کے سات فرض ہیں: (1) تکبیرِ تحریمہ (2) قیام (3) قراءت (4) رکوع (5) سجود (6) قعدۂ اخیرہ (7) خروج بصنعہ۔

سوال تکبیرِ تحریمہ کسے کہتے ہیں اور اس میں کِن الفاظ سے فرض ادا ہو جاتا ہے نیز اس میں کیا لفظ کہنا واجب ہے؟

جواب نماز شروع کرنے کے لیے جو الفاظ کہے جاتے ہیں اُن کو ''تکبیرِ تحریمہ'' کہتے ہیں۔ اِس میں لفظ اللہ اکبر کہنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام، ص217) اور بہارِ شریعت میں لکھا ہے کہ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور الفاظ جو خالص تعظیمِ الٰہی کے لیے ہوں۔ مثلاً اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ یا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ یا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا اَللّٰہُ اِلٰہٌ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ یا تَبَارَکَ اللّٰہُ وغیرہا الفاظِ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی، مگر یہ

www.dawateislami.net

تبدیلی مکروہِ تحریمی ہے۔

اور اگر دُعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا الفاظِ دُعا کہے تو نماز منعقد (شروع) نہ ہوئی۔ یوہیں اگر صرف اَکْبَر یا اَجَلُّ کہا اس کے ساتھ لفظ اَللّٰہُ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی۔ یوہیں اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ یا اِنَّا لِلّٰہِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا، تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اَللّٰہُ کہا یا یَا اَللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ کہا ہو جائے گی۔ (بہار شریعت، 509/1)

سوال قیام کی ادنیٰ حالت کیا ہے اور پورا قیام کسے کہتے ہیں؟

جواب کمی کی جانب قیام کی حد (قیام کی ادنیٰ حالت) یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔

سوال قِیام کتنی دیر تک فرض، واجب اور سنت ہے؟

جواب قِیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، بقدرِ قراءت فرض قیام بھی فرض، بقدرِ قراءت واجب واجب اور بقدرِ سُنَّت سُنَّت۔ (نماز کے احکام، ص203)

(یعنی جتنی مقدار قراءت فرض ہے اُتنی دیر قیام فرض اور جتنی قراءت واجب، اُتنی دیر قیام بھی واجب اور جس قدر قراءت سنّت ہے اُتنی دیر قیام کرنا بھی سنت ہے۔) (یاد رہے) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعتِ اُولیٰ میں قیامِ فرض میں مقدارِ تکبیرِ تحریمہ بھی شامل ہو گی اور قیامِ مسنون میں مقدارِ ثناو تعوّذ و تَسمیہ بھی۔ (بہار شریعت، 510/1)

سوال قِیام اور قراءت تو نماز کے سات فرائض میں سے ہیں پھر ان میں واجب قِیام اور سنّت قِیام ہونے کا کیا مطلب ہے؟

www.dawateislami.net

جواب قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترکِ واجب و سنّت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔ (بہارِ شریعت، 1/510)

سوال کون سی نمازوں میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے وہ ادا نہیں ہوتیں؟

جواب فرض، وتر، عیدین اور سُنَّتِ فجر میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا عذرِ صحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔

سوال کِن صورتوں میں قیام ساقط ہو جاتا ہے؟ (یعنی اس وقت قیام فرض نہیں ہوتا)

جواب اس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

۞ کھڑا ہونے سے مَحض کچھ تکلیف ہونا عُذر نہیں بلکہ قِیام اُس وَقت ساقِط ہو گا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سَجدہ نہ کر سکے یا کھڑا ہونے یا سَجدہ کرنے میں زَخم بہتا ہے یا سَتْر کھلتا ہے یا قِراءَت سے مجبورِ مَحض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو سکتا ہے مگر اس سے مَرَض میں زِیادَتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھّا ہو گا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہو گی تو بیٹھ کر پڑھے۔ ۞ اگر عَصا (یا بیساکھی یا) خادِم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا مُمکِن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ ۞ اگر صِرف اِتنا کھڑا ہونا مُمکِن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لے اور اب کھڑے رَہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (نماز کے احکام، ص204) ۞ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (بہار شریعت، 1/510)

www.dawateislami.net

جماعت کا ایک اہم مسئلہ

سوال امام کو رکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں چلا گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب امام کو رکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہو گی۔ (نماز کے احکام، ص202)

ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لیجیے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کیجیے۔ امام کے ساتھ اگر رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہو گئی تو رکعت مل گئی اگر آپ کے رکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔

(نماز کے احکام، ص202)

سوال قراءت کسے کہتے ہیں؟

جواب قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھیے۔

سوال نماز میں کتنی مقدار میں قراءت کرنا فرض اور واجب ہے؟

جواب فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر، سنن، اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرِد (یعنی تنہا

www.dawateislami.net

پڑھنے والے) پر مُطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔(نماز کے احکام، ص206)

اور واجب قراءت یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔(نماز کے احکام، ص217)

سوال مُطلق آیت سے کیا مراد ہے نیز کتنی چھوٹی آیت پڑھنے سے فرض ادا ہو گا؟

جواب (مُطلقاً آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس میں بڑی یا چھوٹی آیت کا اعتبار نہ ہو نیز) چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ، نٓ، قٓ، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا، اگرچہ اس کی تکرار کرے۔ رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ سورتوں کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا۔(بہار شریعت، 1/511)

سوال رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے اور پورا رکوع کسے کہتے ہیں؟

جواب رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پہنچ جائیں اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔(نماز کے احکام، ص212)

سوال سجدہ کرنے کا سنّت طریقہ بیان کیجیے نیز یہ بھی بتائیے کہ سجدہ میں کتنی ہڈیوں کا زمین سے لگانا فرض ہے اور پاؤں کی کتنی انگلیوں کا پیٹ لگانا واجب ہے؟

جواب سجدہ کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ قومہ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین پر پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھیں۔ ہتھیلیاں زمین پر رکھیں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ

www.dawateislami.net

رخ ہوں۔اب تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہیں۔مرد کے لیے سجدے میں یہ حکم ہے بازو کروٹوں سے اور رانیں پیٹ سے جدا ہوں کلائیاں زمین پر نہ بچھائیں،ہاں جب صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ رکھیں۔سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگائیں کہ دسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔

اللہ پاک کے آخری نبی،مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے:مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں،منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔(نماز کے احکام،ص213)

معلوم ہوا کہ سنّت کے مطابق سجدہ سات اعضا پر ہوتا ہے،البتّہ اِن سات میں سے دو اعضا کا زمین پر لگنا فرض ہے(1)پیشانی کا زمین پر جمنا(2)پاؤں کی دسوں انگلیوں میں ایک کا پیٹ لگنا فرض کہ اِس کے بغیر سجدہ ہوگا ہی نہیں اور دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا لگنا واجب ہے۔جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 513 پر ہے پیشانی کا زمین پر جمنا (یعنی پیشانی پر زمین کی سختی محسوس ہونا) سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط، تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی،جب بھی نہ ہوئی۔اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔صدر الشریعہ بدر الطریقہ،حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:سجدہ میں دونوں پاؤں کی دَسوں انگلیوں کے پیٹ(کا) زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ(کا) زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سُنت۔(بہارِ شریعت،530/1)

www.dawateislami.net

سوال قعدۂ اخیرہ میں تَشَہُّد پڑھنا فرض ہے یا اس کی مقدار بیٹھنا؟ نیز تَشَہُّد پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب قعدۂ اخیرہ میں تَشَہُّد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے جبکہ پورا تَشَہُّد پڑھنا واجب ہے جیسا کہ نماز کے احکام میں بحوالۂ عالمگیری لکھا ہے کہ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پورا تَشَہُّد (یعنی پوری اَلتَّحِیّات) رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (نماز کے احکام، ص 216) اور اسی نماز کے احکام ص 219 پر بحوالۂ دُرِ مختار و ردالمحتار لکھا ہے کہ دونوں قعدوں (قعدۂ اولیٰ، قعدۂ اخیرہ) میں تَشَہُّد مکمل پڑھنا واجب ہے۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدہ سہو واجب ہو گا۔

سوال خروج بِصُنْعِہٖ کا کیا مطلب ہے؟ نیز اگر کسی نے سلام کی بجائے کوئی اور کام جان بوجھ کر کر دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟ اور اگر بغیر ارادہ کے کوئی کام ہو گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً (یعنی جان بوجھ کر) کرنا جو نماز سے باہر کر دے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ (دوبارہ پڑھنا لازم) ہو گی اور اگر بلا قَصد کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔ (نماز کے احکام، ص 217)

(وضاحت: قعدۂ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد نماز سے نکلنے کے اِرادے سے کوئی ایسا کام کرنا جو نماز سے باہر کر دے خروج بصنعہ کہلاتا ہے (نماز کے احکام، ص 217 ماخوذاً)، مگر سلام کے ساتھ ہی نماز سے باہر ہونا ضروری ہے کیونکہ لفظِ سلام دوبار کہنا واجب ہے (نماز کے احکام، ص 220) لہٰذا جو جان بوجھ کر سلام ترک کرے اس کی نماز واجب الاعادہ ہو گی اور اگر کوئی تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے نماز سے نکلا یا بلا اِرادہ کوئی ایسا کام ہوا مثلاً کسی نے اس کو سلام کیا اس نے نماز میں بھول سے جواب دے دیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔)

www.dawateislami.net

نماز کے واجبات

سوال: نماز کے واجبات بیان کیجیے؟

جواب: دعوت اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی 449 صفحات پر مشتمل کتاب نماز کے احکام صفحہ 217 تا 221 پر نماز کے 30 واجبات تحریر ہیں:

(1) تکبیرِ تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا (2) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا (3) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا (4) الحمد شریف اور سورت کے درمیان اٰمین اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا (5) قراءت کے فوراً بعد رکوع کرنا (6) ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا (7) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا (8) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (9) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (10) قعدۂ اُولیٰ واجب ہے اگرچہ نفل نماز ہو (11) فرض، وتر اور سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد (یعنی التحیات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا (12) دونوں قعدوں میں "تشہد" مکمل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجِب ترک ہو جائے گا اور سجدۂ سہو واجب ہو گا (13) فرض، وتر اور سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اگر بے خیالی میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا کہہ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجِب ہے (14) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظِ اَلسَّلَامُ دونوں بار واجب ہے۔ لفظ عَلَیْکُمْ واجب نہیں بلکہ سُنَّت ہے (15) وتر میں تکبیرِ قُنُوت کہنا (16) وِتر میں

www.dawateislami.net

دعائے قُنُوت پڑھنا(17) عیدین کی چھ تکبیریں(18) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رُکوع اور اِس تکبیر کیلئے لفظِ اللہ اکبر ہونا(19) جہری نماز مثلاً مغرب وعشا کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر، جُمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وِتر کی ہر رکعت میں امام کو جَہر سے قراءت کرنا(جہر کے یہ معنٰی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اوّل میں سن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ درجے کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔)(20) غیر جہری نماز (مثلاً ظُہر وعصر) میں آہستہ قراءت کرنا(21) ہر فرض وواجب کا اُس کی جگہ ہونا(22) رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا (23) سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا(24) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا(25) چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا(26) آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا (27) سجدۂ سہو واجب ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا(28) دو فرض یا دو واجب یا فرض وواجب کے درمیان تین تسبیح کی قَدَر (یعنی تین بار سُبحٰن اللہ کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا(29) امام جب قراءت کرے خواہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی کا چُپ رہنا(30) قِراءت کے سِوا تمام واجِبات میں امام کی پیروی کرنا۔

واجباتِ نماز کے بارے میں سوال جواب

سوال سورۂ فاتحہ کتنی رکعات میں پڑھنا واجب ہے؟ نیز نماز میں قومہ یا جلسہ نہ کرنے سے کیا خرابی لازم آتی ہے؟

جواب فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں امام ومنفرد کے لیے الحمد شریف پڑھنا واجب ہے۔ قومہ (یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا) اور جلسہ (یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا) دونوں واجب ہیں بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر

www.dawateislami.net

سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور پہلے سجدے کے بعد سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی۔

سوال قراءت میں جہر کسے کہتے ہیں؟ نیز جہری نمازیں کونسی ہیں اور اِن میں جہر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب اِتنی بُلند آواز (سے قراءت کرنا جِسے) کم از کم تین آدمی سُن سکیں اُسے جہر کہتے ہیں۔ (نیز) نمازِ فجر، مغرب، عِشا، جُمعہ، عیدین، تراویح، اور رمَضان شریف کے وتر (جہری نمازیں ہیں، اِن میں سے) مغرب و عشا کی پہلی اور دوسری رکعت اور (بقیہ نمازوں) کی ہر رکعت میں اِمام کو جہر سے قراءت کرنا واجب ہے۔

سوال اگر کسی نے سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی تو نماز میں فرق پڑے گا یا نہیں؟

جواب الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے لہٰذا اگر کسی نے اسے بعد میں پڑھا تو واجب کا ترک ہو گا۔

سوال دو فرضوں کے درمیان تین تسبیحات کا فاصلہ دینا کیسا؟

جواب دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار) وقفہ نہ دینا واجب ہے۔

مسائلِ سجدۂ سہو

سوال نماز کے واجبات میں سے کوئی بھولے سے ترک ہو جائے یا فرائض و واجبات میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟ نیز اگر جان بوجھ کر واجب چھوڑا تو کیا حکم ہو گا؟

www.dawateislami.net

جواب واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (نماز کے احکام، ص 276) (یاد رکھیے نماز کے واجبات میں سے کسی کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور اس سے توبہ کرنا واجب اور اب ایسی نماز کو مکمل کرنا بھی واجب ہے، پھر بعد میں اِس کا اعادہ کرنا بھی واجب ہے۔)

سوال فرائض و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہونے کی مثال دیجیے؟

جواب قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحٰن اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے یا قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی (جو کہ فرض ہے) تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا (یعنی خاموش بیٹھا رہا) جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔

سوال مسبوق (جس کی ایک یا زائد رکعتیں رہ گئی ہوں ایسے مقتدی) نے اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو کیا سجدۂ سہو کرے گا یا نہیں؟

جواب کثیر اسلامی بھائی ناواقفیت کی بنا پر اپنی نماز ضائع کر بیٹھتے ہیں لہذا یہ مسئلہ خوب توجہ سے پڑھئے مسبوق (یعنی جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہونے کے بعد نماز میں شامل ہوا) کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیریگا تو نماز جاتی رہے گی اور اگر بھول کر امام کے ساتھ بلا وقفہ فوراً سلام پھیرا تو حرج نہیں لیکن یہ نادر صورت ہے (یعنی ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے) اور اگر

www.dawateislami.net

بھول کر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے۔

(نماز کے احکام، ص278)

سوال اگر کسی نے نماز میں قرآنِ پاک خلافِ ترتیب پڑھا ہو تو اس صورت میں سجدۂ سہو کرنا ہو گا؟

جواب کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امرِ خارِج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآنِ پاک پڑھنا ترکِ واجب (اور گناہ) ہے مگر اس کا تعلق واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ واجباتِ تلاوت سے ہے لہٰذا سجدۂ سہو نہیں (البتہ اس سے توبہ کرے)۔ (نماز کے احکام، ص276)

سوال کسی پر سجدۂ سہو واجب تھا سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو کیا اب بھی سجدۂ سہو کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے۔ میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے جو چیز مانع بِنا ہے مثلاً کلام وغیرہ مُنافیٔ نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا۔

(نماز کے احکام، ص281)

سوال اگر سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود نہیں کیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، اُسے نہ کیا تو ایسی نماز لوٹانا واجِب ہے۔

سوال سجدۂ سہو واجب ہونے یا نہ ہونے کی چند اَور صورتیں بیان کیجیے۔

جواب نماز کے احکام صفحہ 276 تا 278 پر مزید یہ صورتیں تحریر ہیں:

(1) تعدیلِ ارکان (مثلاً رُکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی

www.dawateislami.net

مقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئے سجدۂ سہو واجب ہے۔(2) قنوت یا تکبیرِ قنوت بھول گئے سجدۂ سہو واجب ہے۔(3) نماز میں اگرچہ دس واجبات ترک ہوئے سہو کے دو ہی سجدے سب کیلئے کافی ہیں۔(4) فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا دوبارہ پڑھئے۔(5) سُنّتیں یا مستحبات مثلاً ثنا، تعوذ، تسمیہ، آمین، تکبیراتِ انتقالات اور تسبیحات کے ترک سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا نماز ہو گئی۔ مگر دوبارہ پڑھ لینا مستحب ہے بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر۔(6) امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدۂ واجب ہے۔(7) اگر مقتدی سے بحالتِ اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں اور نماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔

سوال سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔

جواب اَلتَّحِیَّات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تَشَہُّد، دُرُود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔

(نماز کے احکام، ص280)

نماز کے مفسدات

سوال نماز کے مفسِدات بیان کیجیے؟

جواب نماز کے احکام ص239 تا246 پر بھائیو نماز کے مُفسِدات سیکھنا فرض ہے کے اُنیتس حُروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں بیان کی گئی ہیں، وہ پیش کی جاتی ہیں:

(1) بات کرنا(2) کسی کو سلام کرنا(3) سلام کا جواب دینا(4) چھینک کا جواب دینا(نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لے تب بھی حَرَج نہیں اور اگر اُس وقت حَمد نہ کی تو فارِغ

www.dawateislami.net

ہو کر کہے) (5) خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا (6) بُری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سُن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہنا (7) اذان کا جواب دینا (8) اللہ پاک کا نام سُن کر جواباً جَلَّ جَلَالُہ کہنا (9) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی سُن کر جواباً دُرُود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنا (اگر جَلَّ جَلَالُہ یا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی۔)

نماز میں رونا

(10) دَرد یا مُصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ: آہ، اُوہ، اُف، تُف نکل گئے یا آواز سے رونے میں حرف پیدا ہو گئے نماز فاسِد ہو گئی۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حَرَج نہیں۔ (اگر نماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور "ارے"، "نعم"، "ہاں" زَبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حَرَج نہیں کہ یہ خُشُوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی (اچھی آواز) کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹُوٹ گئی۔)

نماز میں کھانسنا

(11) مریض کی زبان سے بے اختیار آہ! اُوہ! نکلا نماز نہ ٹوٹی یوہیں چھینک، کھانسی جماہی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ (12) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسِد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز فاسِد ہو گئی۔ (13) کھنکارنے میں جب دو حُروف ظاہر ہوں جیسے اَخ مُفسد نماز ہے، جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اگر عُذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لیے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (نماز کے احکام، ص 241، بہارِ شریعت، 1/608)

www.dawateislami.net

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

(14)نماز میں مُصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اُسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مُصحف وغیرہ پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں (بہارِ شریعت، 1/ 609)(15)اِسلامی کتاب یا اِسلامی مضمون دَورانِ نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور اِرادَتاً سمجھنا مکروہ ہے دُنیوی مضمون ہو تو زِیادہ کراہیت ہے، لہٰذا نماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اِس طرح رکھیے کہ اُن کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا اُن پر رومال وغیرہ اُڑھا دیجیے، نیز دورانِ نَماز سُتون وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اِشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچیے۔

عَملِ کثیر

(16)جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالِب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی عَملِ کثیر ہے۔(درمختار، 2/ 464)اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو عَملِ قلیل ہے۔ عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اِصلاحِ نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ اور عمل قلیل سے نماز فاسِد نہ ہو گی، اسی طرح عمل کثیر اگر اعمالِ نماز سے ہو یا اصلاحِ نماز کے لیے کیا گیا ہو تو بھی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (بہارِ شریعت، 1/ 609ماخوذاً)

(اعمالِ نماز کی مثال مثلاً صَلٰوۃُ التَّسْبِیح پڑھتے ہوئے کوئی قومہ یا جلسہ میں تسبیحات پڑھنے کی وجہ سے زیادہ دیر ٹھہرتا ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ یہ اعمالِ نماز سے ہے اگرچہ اس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ نماز میں نہیں۔ اصلاحِ نماز کی مثال جیسے کوئی نماز میں سجدۂ سہو واجب ہونے پر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد

www.dawateislami.net

پھر سے سجدے کرے تو اگرچہ دور سے دیکھنے والے کو یہ گمان ہو کہ اس کی نماز ختم ہو گئی مگر اس دیکھنے والے کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ عمل اصلاحِ نماز کے لیے کیا گیا ہے۔)

دورانِ نماز لباس پہننا

(17) دورانِ نماز کُرتا یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا (18) دورانِ نماز سَتر کُھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا تین بار سُبْحٰنَ اللهِ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا۔

نماز میں کچھ نِگلنا

(19) معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تِل بغیر چبائے نگل لیا یا قطرہ مُنہ میں گرا اور نگل لیا۔ (20) نماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نماز فاسِد ہو گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (21) نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجزا منہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نماز فاسِد نہ ہو گی۔ (22) منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گُھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسِد ہو گئی۔ (23) دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالِب ہے تو نگلنے سے فاسِد نہ ہو گی ورنہ ہو جائے گی (غَلَبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حَلْق میں مزہ محسوس ہوا تو نماز فاسِد ہو گئی، نماز توڑنے میں ذائقے کا اِعتِبار ہے اور وُضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہٰذا وُضو اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک زَرد ہے تو وُضو باقی ہے۔)

دورانِ نماز قبلہ سے پھرنا

(24) بِلا عُذر سینے کو سَمتِ کعبہ سے 45 دَرَجہ یا اس سے زِیادہ پھیرنا مفسدِ نَماز ہے، اگر عُذر سے ہو تو مُفسِد نہیں۔ مثلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہوا اور مُنہ پھیرا ہی تھا کہ گُمان کی

www.dawateislami.net

غَلَطی ظاہِر ہوئی تو اگر مسجِد سے خارِج نہ ہُوا ہو نَماز فاسِد نہ ہو گی۔

نماز میں سانپ مارنا

(25) سانپ بچھّو کو مارنے سے نَماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضَرب کی حاجت ہو ورنہ فاسِد ہو جائے گی۔ سانپ، بچھّو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں اور اِیذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے (26) پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین جُوئیں ماریں یا ایک ہی جُوں کو تین بار مارا نَماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نَماز فاسِد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔

نَماز میں کھجانا

(27) ایک رُکن میں تین بار کُھجانے سے نَماز فاسِد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کُھجایا پھر ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نَماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حَرَکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائے گا۔

اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے میں غَلَطیاں

(28) تکبیراتِ اِنتقالات میں اَللّٰہُ اَکْبَر کے اَلِف کو دراز کیا یعنی آللہ یا آکْبَر کہا یا "ب" کے بعد اَلِف بڑھایا یعنی "اکبار" کہا تو نَماز فاسِد ہو گئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نَماز شُروع ہی نہ ہوئی اکثر مُکَبِّر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر زور سے تکبیریں کہہ کر آواز پہنچانے والے) یہ غَلَطیاں زِیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نَمازیں غارت کرتے ہیں لہٰذا جو اِن اَحکام کو اَچھّی طرح نہ جانتا ہو اُسے مُکَبِّر نہیں بننا چاہئے۔ (29) قِراءَت یا اذکارِ نَماز میں ایسی غَلَطی

www.dawateislami.net

جس سے معنیٰ فاسِد ہو جائیں نَماز فاسِد ہو جاتی ہے۔

مفسداتِ نماز کے بارے میں سوال جواب

سوال اگر کوئی نماز میں ایسا عمل کرے جو مفسداتِ نماز سے ہے تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب نماز فاسِد ہو جائے گی اور اسی نماز کے وقت کے اندر دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔ ورنہ قضا ہو جائیگی۔

سوال نماز کے دوران قِبلہ سے سینہ قصداً پھیر اتو کیا حکم ہو گا اور بلا قصد پھیرا تو کیا حکم ہے؟

جواب بِلا عُذر سینے کو سَمتِ کعبہ سے 45 دَرَجہ یااِس سے زِیادہ پھیرنا مفسدِ نَماز ہے، اگر عُذر سے ہو تو مُفسِد نہیں۔ مَثَلًا حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہوا اور مُنہ پھیر اہی تھا کہ گُمان کی غَلَطی ظاہِر ہوئی تو اگر مسجِد سے خارِج نہ ہُوا ہو نَماز فاسِد نہ ہو گی۔

سوال کسی نمازی نے دوران نماز قرآنِ پاک یا کسی کاغذ وغیرہ میں لکھی ہوئی آیت دیکھ کر پڑھی تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟ نیز اگر دیکھا سمجھا پڑھا نہیں تو؟ اور اگر دیکھ رہا ہے مگر پڑھا زبانی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب نماز میں مُصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسدِ نَماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو اور مُصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔ کسی کاغذ پر قرآنِ مجید لکھا ہو ادیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہو اتو مکروہ بھی نہیں یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔ (بہار شریعت، 1/ 609)

www.dawateislami.net

سوال نماز کے دوران معمولی سا کھانے یا پینے کا کیا حکم ہے اور اگر نماز شروع کرنے سے پہلے کچھ کھایا تھا اور اب منہ کے اندر کچھ رہ گیا ہو وہ کتنا ہو کہ اس کے کھانے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟ نیز کوئی میٹھی (گھل جانے والی) چیز کھائی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تِل بِغیر چبائے نگل لیا، قطرہ مُنہ میں گرا اور نگل لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ نماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اُسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اُس سے زیادہ تھی تو نَماز فاسِد ہو گئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ نیز نَماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجزا منہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دہن میں کچھ اثر رَہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نَماز فاسِد نہ ہو گی۔

نَماز کے مکروہاتِ تحریمہ

سوال نماز کے مکروہاتِ تحریمہ کون کونسے ہیں؟

جواب نماز کے مکروہاتِ تحریمہ یہ ہیں: (1) داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا (2) کپڑا سمیٹنا۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھا لیتے ہیں۔ اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔ (3) سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا (یعنی بل دے دیا) اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ (4) آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (5) دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز

www.dawateislami.net

مکروہِ تحریمی ہو گی۔(6) پیشاب، پاخانہ یا رِیح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیں پھر بعد میں اعادہ کریں۔ اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے، اگر اسی طرح پڑھ لی تو گناہگار ہوں گے۔(7) دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔(8) نماز میں انگلیاں چٹخانا۔(9) تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہِ تحریمی ہیں۔(10) کمر پر ہاتھ رکھنا (11) نگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا (12) اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا۔ چاہے پورا منہ پھیرا یا تھوڑا۔ منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں (13) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا (14) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔(15) نماز میں ناک اور منہ چھپانا (16) بلا ضرورت کھنکار (بلغم وغیرہ) نکالنا (17) قصداً جماہی لینا (اگر خود بخود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔) (18) اُلٹا قرآنِ مجید پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں تَبَّتْ پڑھی اور دوسری میں اِذَا جَآءَ) (19) کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً قومہ اور جلسہ میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی رکوع یا دوسرے سجدے میں چلے جانا (20) قیام کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآن مجید پڑھنا (21) قراءت رکوع میں پہنچ کر ختم کرنا

www.dawateislami.net

(22)امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا (23) دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پاجامہ یا تہبند میں نماز پڑھنا۔(24) کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آو بھگت کیلئے) امام کا نماز کو طول دینا۔ اگر اس کی نماز پر اعانت (مدد) کے لیے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں۔(25) زمینِ مغصوبہ (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو) یا (26) پرایا کھیت جس میں زراعت موجود ہے یا (27) جُتے ہوئے کھیت میں یا (28) قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا۔(29) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔(30) یوہیں انگرکھے (ایک لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں، چولی اور دامن، اس) کے بند نہ باندھنا اور اچکن (یعنی ایک لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔) وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔(بہار شریعت، 1/630) (31) جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔(32) ایسی جگہ نَماز پڑھی جہاں تصاویر ہوں تو اس کی دو صورتیں ہیں: اگر تصاویر پورے قد (سر سے پاؤں تک) کی ہوں اور چھپی ہوئی بھی نہ ہوں اور نمازی کے آگے بروجہ تعظیم آویزاں ہوں یا رکھی ہوئی ہوں یا مصلے پر ہوں تو نماز اس جگہ مکروہ تحریمہ ہوگی کہ پڑھنی گناہ اور اگر پڑھ لی ہو تو دوبارہ اس کو پڑھنا واجب ہوگا اور اگر یہ تصاویر پورے قد کی نہ ہوں صرف چہرہ ہو یا نصف قد اعلی یا سینے تک کی تصاویر ہوں تو نماز ایسی جگہ مکروہ تنزیہی ہوتی ہے۔

اسی طرح اگر تصاویر پورے قد کی ہوں لیکن نمازی کے آگے نہ رکھی ہوئی ہوں بلکہ

www.dawateislami.net

دائیں، بائیں تعظیم کے ساتھ رکھی ہوئی ہوں تو اس صورت میں بھی نماز مکروہ تنزیہی ہوگی یعنی پڑھنا اگرچہ گناہ تو نہیں اور نہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھنے سے احتراز کیا جائے اور اگر تصویر نمازی کے آگے ہو یا دائیں بائیں ہو لیکن بروجہ تعظیم آویزاں نہ ہو اور نہ ہی مصلے پر ہو تو اس صورت میں نماز میں کوئی کراہت نہیں۔

(فتویٰ دار الافتاء اہلسنّت)

مکروہاتِ تحریمہ کے بارے میں سوال جواب

سوال نماز شروع کرنے سے پہلے ہی یا دوران نماز پیشاب پاخانہ یا رِیح کی شدت ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب پیشاب، پاخانہ یا رِیح کی شدّت ہونا (نماز کے مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے) اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدّت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لے اور بعد میں اس کا اعادہ کرے اور اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے، اگر اسی طرح پڑھ لی تو گناہگار ہوں گے۔

سوال جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ نیز نمازی کے سامنے یا پیچھے اگر جاندار کی تصویر آویزاں ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ (نماز کے احکام، ص258) نیز ایسی جگہ نَماز پڑھی جہاں تصاویر ہوں تو اس کی دو صورتیں ہیں: اگر تصاویر پورے قد (سر سے پاؤں تک) کی ہوں اور چھپی ہوئی بھی نہ ہوں اور

www.dawateislami.net

نمازی کے آگے بروجہ تعظیم آویزاں ہوں یارکھی ہوئی ہوں یامصلے پر ہوں تو نماز اس جگہ مکروہ تحریمہ ہوگی کہ پڑھنی گناہ اور اگر پڑھ لی ہو تو دوبارہ اس کو پڑھنا واجب ہو گا اور اگر یہ تصاویر پورے قد کی نہ ہوں صرف چہرہ ہو یا نِصف قَدِ اَعلیٰ یا سینے تک کی تصاویر ہوں تو نماز ایسی جگہ مکروہ تنزیہی ہوتی ہے۔

اسی طرح اگر تصاویر پورے قد کی ہوں لیکن نمازی کے آگے نہ رکھی ہوئی ہوں بلکہ دائیں، بائیں تعظیم کے ساتھ رکھی ہوئی ہوں تو اس صورت میں بھی نماز مکروہ تنزیہی ہوگی یعنی پڑھنا اگرچہ گناہ تو نہیں اور نہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے مگر بہتر یہ ہے کے ایسی جگہ نماز پڑھنے سے احتراز کیا جائے اور اگر تصویر نمازی کے آگے ہو یا دائیں بائیں ہو لیکن بروجہ تعظیم آویزاں نہ ہو اور نہ ہی مصلے پر ہو تو اس صورت میں نماز میں کوئی کراہت نہیں۔

(فتویٰ دار الافتاء اہلسنّت)

سوال سَدَل کسے کہتے ہیں؟ نیز نماز میں سَدَل کرنے کا حکم بیان فرمایئے۔

جواب سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سَر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا (یعنی بَل دے دیا) اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سِرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اِس طرح نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔

سوال نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا کیسا ہے؟ اور اگر نماز میں صرف آنکھیں اِدھر اُدھر پھیر کر دیکھتا رہا تو نماز کا کیا حکم ہے۔

جواب نگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا، اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا منہ پھیرا یا

www.dawateislami.net

تھوڑا،(یہ نماز کے مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے)منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضرورت کے تحت ہو تو حرج نہیں۔

سوال نمازی کے سجدے والی جگہ پہ کنکریاں پڑی ہوں تو کیا کرے؟

جواب دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔

سوال کسی آنے والے کو رکعت میں شامل کرنے کے لیے امام رکوع کو تھوڑا طول دے سکتا ہے؟

جواب کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آو بھگت کیلئے)امام کا نماز کو طول دینا(نماز کے مکروہاتِ تحریمہ میں سے ہے)اگر اس کی نماز پر اعانت(مدد) کے لیے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرج نہیں۔

امامت کی شرائط

سوال اِمامت کی شرائط بیان کیجئے؟

جواب امام کے لئے چھ شرطیں ہیں:(1) صحیح العقیدہ مسلمان ہونا(2) بالغ ہونا (3) عاقِل ہونا(4) مَرد ہونا(5) قراءت صحیح ہونا(6) معذور نہ ہونا۔

سوال کن لوگوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟

جواب جو قرأت غلط پڑھتا ہو جس سے معنٰی مفسد ہوں یا وضو یا غسل صحیح نہ کرتا ہو یا ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا انکار کرتا ہو جیسے نیچری، قادیانی وغیرہ یا وہ جو ان میں سے کسی کے عقائد پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں شک کرے یا اس کے کافر کہنے میں تامل کرے اُن کے پیچھے نماز

www.dawateislami.net

محض باطل ہے، نہ ان کی اپنی نماز نماز ہے نہ اُن کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہوگی، نیز ایسا شخص اگر جمعہ یا عیدین کا امام ہو اس کے علاوہ کوئی مسلمان امامت کے لئے نہ مل سکے تو جمعہ و عیدین کا ترک فرض ہے جمعہ کے بدلے ظہر پڑھیں اور عیدین کا کچھ عوض نہیں۔

(فتاوی رضویہ، 6/ 625 ملخصًا)

سوال کن لوگوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے؟

جواب جس کی گمراہی حدِ کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ یعنی یہ لوگ مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شیخین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے افضل بتاتے ہیں ان کے پیچھے نماز شدید مکروہ تحریمی ہے کہ انہیں امام بنانا حرام ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب ہے اور انہیں کے قریب ہے فاسق معلن مثلاً داڑھی منڈا یا خشخاشی رکھنے والا یا کترواکر حدِ شرع سے کم کرنے والا یا کندھوں سے نیچے عورتوں کے سے بال رکھنے والا یا سُود خور یا ناچ دیکھنے والا اُن کے پیچھے بھی نماز مکروہ تحریمی ہے، اور دوسرا امام نہ مل سکتا ہو وہاں ان کے پیچھے جمعہ و عیدین پڑھ لئے جائیں۔ (فتاوی رضویہ، 6/ 626)

سوال کن لوگوں کی امامت مکروہ تنزیہی ہے؟

جواب جو فاسق معلن نہیں یا قرآن میں وُہ غلطیاں کرتا ہے جن سے نماز فاسد نہیں ہوتی یا نابینا یا جاہل یا غلام یا وَلَدُ الزِّنا یا خوبصورت اَمرد یا جُذامی یا برص والا جس سے لوگ کراہت و نفرت کرتے ہوں اس قسم کے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے کہ پڑھنی خلافِ اولیٰ اور پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں اور اگر یہی قسمِ اَخیر کے لوگ حاضرین میں سب سے زائد مسائلِ نماز و طہارت کا علم رکھتے ہوں تو انہیں کی امامت اَولیٰ ہے (فتاوی رضویہ، 6/ 626)

www.dawateislami.net

سوال فحش گالیاں بکنے والے شخص کو امام بنانا کیسا ہے؟

جواب اُسے امام بنانا گناہ ہے اور اسکے پیچھے نماز مکرہ تحریمی ہے۔(فتاوٰی رضویہ،6/603)

سوال فرض، واجب، سنت یا مستحب و مباح چھوڑنے والے کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب فرض ایک بار چھوڑنے اور واجب اور سنت مؤکدہ چھوڑنے کا عادی شخص فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور فاسق معلن (یعنی سر عام گناہ کرنے والا) ہو تو اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو اسے اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے، مستحب و مباح کے چھوڑنے میں کوئی گناہ نہیں، مستحب و مباح کے چھوڑنے والے کی امامت میں بھی کوئی حرج نہیں۔(فتاوٰی رضویہ،6/641)

سوال جس شخص کی امامت سے لوگ ناراض ہوں تو اس کا امامت کرنا کیسا ہے؟

جواب جس شخص کی امامت سے لوگ کسی شرعی وجہ سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی شرعی وجہ سے نہ ہو بلکہ اگر امام حق پر ہو تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔

(بہار شریعت،1/568)

سوال جس نے بلا طہارت نماز پڑھا دی، بعد میں یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھا لی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہوئی تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کردے جہاں تک بھی ممکن ہو خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعے سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔

(بہار شریعت،1/574)

سوال امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(بہار شریعت،1/586)

سوال بچہ اور بچّی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہر گز بالِغہ و بالغ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں (ہجری سن کے اِعتبار سے) 15 برس کی کامل عمر میں ضَرور شرعاً بالغ و بالِغہ ہیں، اگرچِہ آثارِ بُلُوغ(یعنی بالغ ہونے کی علامتیں) کچھ ظاہِر نہ ہوں۔ان عمروں (لڑکی کیلئے 9 سے 15 اور لڑکے کے لیے 12 سے 15 سال) کے اندر اگر آثار پائے جائیں،یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے خواہ جاگتے میں اِنزال ہو (یعنی منی نکلے) یا لڑکی کو حَیض آئے یا جِماع سے لڑکا (کسی لڑکی کو) حامِلہ کر دے یا (جِماع کی وجہ سے) لڑکی کو حَمْل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالِغہ ہیں اور اگر آثار نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالِغہ ہیں اور ظاہِر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ و بالِغہ سمجھے جائیں گے اور تمام اَحکام بُلُوغ کے نِفاذ پائیں گے اور (لڑکے کے) داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پِستان (چھاتی) میں اُبھار پیدا ہونا کچھ مُعتَبر نہیں۔(فتاوٰی رضویہ،19/630)

سوال کیا پاگل یا مجنون یا مجذوب امامت کروا سکتا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

جواب پاگل یا مجنون یا مجذوب امامت نہیں کروا سکتا کیونکہ امامت کی ایک شرط ہے عاقل ہونا جو کہ اس میں نہیں۔

سوال تراویح میں نابالغ کو امام بنانا کیسا؟

جواب نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہیں ہوگی یہی صحیح ہے۔

(بہار شریعت،1/692)

www.dawateislami.net

مَعذورِ شرعی کے مسائل

سوال شرعی معذور کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب کسی کو وضو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز (مثلاً: قَطرہ آنا، رِیح خارِج ہونا، زَخم بہنا وغیرہ) بطورِ مرض مسلسل جاری ہو گئی اور شُروع سے آخِر تک پورا ایک نماز کا وَقت گزر گیا کہ وُضُو کے ساتھ نَمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وُضُو سے اس (فرض نماز کے) وقت میں جتنی نمازیں چاہے اُس وضو سے پڑھے۔ اس کا وُضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔

(نماز کے احکام، ص43)

اِس مسئلے کو مزید آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ اِس قسم کے مریض اپنے معذورِ شَرعی ہونے نہ ہونے کی جانچ اس طرح کریں کہ عذر شروع ہونے کے بعد کسی فرض نَماز کو وَقت میں پڑھنے کی کوشِش کریں کہ وُضو کرکے طہارت کے ساتھ کم از کم فرض رَکعتیں ادا کی جا سکیں۔ اگر پورے وَقت کے دوران بار بار کوشِش کے باوُجود اتنی مُہلت نہیں مل پائی کہ کبھی دورانِ وُضو ہی عُذر لاحِق ہو جاتا ہے اور کبھی وُضُو مکمّل کر لینے کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے، حتّٰی کہ آخری وقت آگیا تو اب انہیں اجازت ہے کہ وُضو کرکے اس وقت کی نَماز ادا کریں نماز ہو جائے گی۔ اب چاہے دورانِ ادائیگی نَماز، بیماری کے باعِث نَجاست بدن سے خارج ہی کیوں نہ ہو رہی ہو۔ فُقَہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: کسی شخص کی نکسیر پھوٹ گئی یا اس کا زخم بہہ نکلا تو وہ آخری وَقت کا انتظار کرے اگر خون منقطع نہ ہو (بلکہ مسلسل یا وقفے وقفے سے جاری رہے) تو وقت نکلنے سے پہلے وُضو کرکے نَماز ادا کرے۔ (البحرُ الرّائِق، 1/373)

سوال معذور ہو جانے کے بعد اگلے وقتوں میں کتنی بار وہ عذر پایا جائے تو معذور رہے گا نیز

www.dawateislami.net

ایسا معذور شخص کس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھے گا اور کس صورت میں کھڑے ہو کر؟

جواب جب عُذر ثابِت ہو گیا تو جب تک نَماز کے ایک پُورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے مَعذور ہی رہے گا۔ مَثَلاً کسی کے زَخم سے سارا وَقت خون بہتا رہا اور اتنی مُہلَت ہی نہ ملی کہ وُضُو کر کے فرض ادا کر لے تو مَعذور ہو گیا۔

اب دوسرے اَوقات میں اِتنا موقع مل جاتا ہے کہ وُضو کر کے نَماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دَفعہ زَخم سے خون بہ جاتا ہے تو اب بھی مَعذور ہے۔ ہاں اگر پورا ایک وَقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی خون نہ بہا تو مَعذور نہ رہے گا اور پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وَقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہو جائے گا۔ (نماز کے احکام، ص43) اگر کسی ترکیب سے عُذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فَرض ہے، مَثَلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فَرض ہے۔ (بہار شریعت، 1/387)

سوال کن صورتوں میں معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب اس کی چند صورتیں یہ ہیں: (1) فرض نَماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصر کے وقت وُضو کیا تھا تو سورج غُروب ہوتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظُہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نَماز کا وقت نہیں گیا۔ فرض نَماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وُضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب معذور کا عُذر دَورانِ وُضو یا بعدِ وُضو ظاہِر ہو، اگر ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والا معاملہ) بھی لاحق نہ ہو تو فرض نَماز کا وقت جانے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (2) معذور کا وُضو اگرچِہ اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے مگر دوسری

www.dawateislami.net

کوئی چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا مَثَلاً جس کو رِیح خارِج ہونے کا مرض ہے، زَخم بہنے سے اُس کا وُضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو زَخم بہنے کا مرض ہے اُس کا رِیح خارِج ہونے سے وُضو جاتا رہے گا۔ (3) معذور نے کسی حَدَث (یعنی وُضو توڑنے والے عمل) کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وَقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب مَعذور ہے پھر وُضو کے بعد وہ عُذر والی چیز پائی گئی تو وُضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اِس صورت میں ہو گا جب معذور نے اپنے عُذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وُضو کیا ہو اگر اپنے عُذر کی وجہ سے وُضو کیا تو بعد وُضو عُذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا۔) مَثَلاً جس کا زَخم بہتا تھا اس کی رِیح خارِج ہوئی اور اُس نے وُضو کیا اور وُضو کرتے وَقت زَخم نہیں بہا اور وُضو کرنے کے بعد بہا تو وُضو ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر وُضو کے درمیان بہنا جاری تھا تو نہ گیا۔ (4) معذور کے ایک نتھنے سے خون آ رہا تھا وُضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وُضو جاتا رہا، یا ایک زَخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانے سے پانی آ رہا تھا اب دوسرے دانے سے آیا وُضو ٹوٹ گیا۔

سوال: اگر معذور کے عذر کی وجہ سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو انہیں پاک کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: معذور کو ایسا عُذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک دِرہَم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نَماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نَماز پڑھنا فَرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نَماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضَروری نہیں۔ اِسی سے پڑھے اگرچِہ مُصَلّٰی بھی آلُودہ ہو جائے تب بھی اس کی نَماز ہو جائے گی۔ (معذور کے وضو کے تفصیلی مسائل کے لیے فتاویٰ رضویہ

www.dawateislami.net

جلد4 صفحہ 367 تا375 اور بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 385 تا387 کا مطالعہ فرمایئے۔)

اِقتِدا کی شرائط

سوال نماز کی جماعت میں مُقتدیوں کے لئے کتنی اور کونسی شرائط ہیں؟

جواب نماز کی جماعت میں مُقتدیوں کے لئے 13 شرائط ہیں:

(1) نیّتِ اقتدا: یعنی امام کی اقتدا کی نیت کرنا۔ (2) نیّتِ اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا: یعنی نیت کرتے ہی تکبیر تحریمہ کہہ لی جائے یا تکبیر تحریمہ سے پہلے نیت کی ہو پھر تکبیر تحریمہ کہی، بشرطیکہ پہلے نیت ہونے کی صورت میں کوئی اَجنبی کام نیّت و تحریمہ میں جدائی ڈالنے والا نہ ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ نیت کرلی پھر کوئی اور کام مثلاً کھانا کھالیا اور اب دوبارہ نئی نیت نہیں کی بلکہ اُسی نیت پر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دی ایسی صورت میں اقتدا درست نہیں ہو گی۔ (3) اِمام و مُقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا: (یعنی) امام یا مقتدی میں سے کوئی ایک سوار ہو تو دوسرا پیدل نہ ہو۔ (اور) دونوں کے درمیان اتنا چوڑا راستہ نہ ہو کہ جس میں ایک بیل گاڑی گزر سکے۔ (4) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نمازِ مقتدی کو متضمن ہو: یعنی اگر امام نفل پڑھ رہا ہے اور مقتدی بھی نفل تو ایک ہی نماز ہو گی اگر امام نفل پڑھ رہا ہے اور مقتدی فرض تو اقتدا درست نہیں ہو گی۔ ہاں اگر امام کی نماز مقتدی کی نماز کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہو تو اقتدا درست ہو گی جیسے امام فرض پڑھ رہا ہو اور مقتدی نفل کی نیت کرلے تو اقتدا درست ہو جائے گی۔ (5) اِمام کی نَماز کا مذہبِ مقتدی پر صحیح ہونا اور (6) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا: یعنی امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہہ گیا جس سے

www.dawateislami.net

حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اگر کرے گا نماز باطل ہو گی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی، حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔(7) شرائط کی موجودگی میں عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا: یعنی عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا، اس وقت مرد کے لیے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔(8) مقتدی کا امام سے مقدّم (یعنی آگے) نہ ہونا: یعنی اگر امام کے برابر کھڑے ہوں تو یہ ضروری ہے کہ مقتدی کا قدمِ امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گٹا امام کے گٹے سے آگے نہ ہو، سَر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔(9) امام کے انتقالات کا علم ہونا: یعنی امام اِس وقت رکوع میں ہے یا سجدہ میں اس کا علم ہونا ضروری ہے خواہ یہ علم امام کی آواز سن کر ہو یا مکبر کی آواز سے۔(10) اِمام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو: یعنی امام اگرچہ مسافر ہی کیوں نہ ہو اُس کی اقتداء درست ہو جائے گی جبکہ اُس امام کا مسافر یا مقیم ہونے کا علم ہو۔(نوٹ: یہ حقیقۃً صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکمِ صحّتِ اقتدا کے لیے شرط ہے و لہٰذا بعدِ نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہو گئی۔)(11) ارکان کی ادا میں شریک ہونا: یعنی جب امام قیام کرے تو مقتدی بھی قیام میں ہو، اس کے بعد رکوع سجود وغیرہ میں شامل رہے۔ امام سے پہلے رکوع و سجود وغیرہ ارکان اَدا نہ کرے۔(12) اَرکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم: یعنی اگر مقتدی رکوع و سجود پر قادر ہے تو امام بھی رکوع و سجود پر قادر ہو، اگر امام رکوع و سجود سے

www.dawateislami.net

عاجز ہے یعنی کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو تو اس کے پیچھے اس کی نماز نہیں ہو گی جو رکوع و سجود پر قادر ہے ہاں اگر مقتدی بھی رکوع و سجود سے عاجز ہے تو ہو جائے گی۔

(13) یونہی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا: یعنی نماز کی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا مثلاً مقتدی کا ستر چھپا ہو اور امام کا ستر کھلا ہو تو ستر چھپانے والے مقتدی کی نماز نہ ہو گی۔(بہار شریعت، 1/562 ماخوذاً)

نماز میں لقمہ کے مسائل

سوال لقمہ دینے کا شرعی حکم بیان کیجیے۔

جواب امام جب ایسی غلطی کرے جو مُوجبِ فسادِ نماز ہو (وہ غلطی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو) تو اس کا بتانا اور اصلاح کرانا ہر مقتدی پر فرضِ کفایہ ہے ان میں سے جو بتادے گا سب پر سے فرض اتر جائے گا اور کوئی نہ بتائے گا تو جتنے جاننے والے تھے سب مرتکبِ حرام ہوں گے اور سب کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ غلطی جب مفسد نماز ہو تو اس کی اصلاح کرنے کے بجائے خاموش رہنا نماز کو باطل کر دے گا اور اللہ پاک کے اِس فرمان: وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ (پ26، محمد:33) اور اپنے عمل باطل نہ کرو۔ کی وجہ سے کہ نماز باطل کر دینا حرام ہے۔

نوٹ: ایک کا بتانا سب پر سے فرض اُس وقت ساقط کرے گا کہ امام مان لے اور کام چل جائے ورنہ اوروں پر بھی بتانا فرض ہو گا یہاں تک کہ حاجت پوری اور امام کو وثوق (اعتماد) حاصل ہو جائے، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک کے بتائے سے امام کا اپنی غلط یاد پر اعتماد نہیں جاتا اور وہ اس کی تصحیح کو نہیں مانتا اور اس کا محتاج ہوتا ہے کہ متعدد شہادتیں اس کی غلطی پر گزریں تو یہاں فرض ہو گا کہ دوسرا بھی بتائے اور اب بھی امام رجوع نہ کرے تو تیسرا بھی تائید کرے

www.dawateislami.net

یہاں تک کہ امام صحیح کی طرف واپس آجائے۔اگر غلطی ایسی ہے جس سے واجب ترک ہو کر نماز مکروہِ تحریمی ہو تو اس کا بتانا ہر مقتدی پر واجبِ کفایہ ہو گا اور اگر ایک بتادے گا اور اس کے بتانے سے کارروائی ہو جائے تو سب پر سے واجب اُتر جائے گا ورنہ سب گنہگار رہیں گے۔

(نماز میں لقمہ کے مسائل، ص15)

اگر (قراءتِ قرآن مجید میں) غلطی ایسی ہو کہ جس سے نہ فسادِ نماز ہوتا ہو نہ ترکِ واجب، جب بھی ہر مقتدی کو مطلقاً بتانے کی اجازت ہے۔(نماز میں لقمہ کے مسائل، ص26)

سوال نماز میں لُقمہ دینے کی تعریف اور اس کے جائز ہونے کی وجہ بیان کیجیے۔

جواب اصل میں لُقمہ دینا مقتدی کی طرف سے امام کو کچھ سِکھانا اور امام کا مقتدی سے سیکھنا ہے۔ حالتِ نماز سیکھنے اور سیکھانے کا موقع نہیں بلکہ یہ امور نماز کے فاسد ہو جانے کا باعث ہیں مگر ضرورت کی جگہ پر یا اُن مقامات پر جہاں لقمہ دینے کے بارے میں نص وارد ہے شریعت نے اس کی اجازت دی اور ضرورت اور نص میں بیان کردہ جگہ کی حد تک نماز میں لقمہ دینے اور لینے والے پر سے نماز ٹوٹنے کا حکم معاف رکھا، لیکن جہاں کہیں بے محل (یعنی جہاں اجازت نہیں تھی وہاں) لقمہ دیا گیا تو نماز ٹوٹنے کا اصل حکم لوٹ آئیگا۔ مثلاً جب امام کو واپس آنے کی اجازت نہ ہو تو ایسے موقع پر لقمہ دینا بے محل ہے اور کسی نے لُقمہ دیا تو اس کی نماز گئی (یعنی ٹوٹ جائے گی۔) (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص26)

نوٹ: کہاں غلطی مفسدِ نماز ہے اور کہاں نہیں اس کا معلوم پڑنا اور وہ بھی نماز کی حالت میں ہر ایک کا کام نہیں، لہٰذا جہاں فسادِ معنیٰ کا شبہ ہو وہاں اپنے طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے بجائے جیّد علما سے رجوع کیا جائے۔

www.dawateislami.net

سوال کیا بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے؟

جواب (جی ہاں) بالغ مقتدیوں کی طرح تمیز دار بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ جبکہ نماز آتی ہو (یعنی جو ضروری مسائل سے آگاہ ہو)۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص18)

سوال لُقمہ کے الفاظ کہتے وقت کیا نیّت ہونی چاہیے؟

جواب جو شخص بھی لقمہ دے اس کو چاہیے کہ لقمہ دیتے وقت وہ قراءت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے، کیونکہ قراءت سے مقتدی کو منع کیا گیا ہے جبکہ لقمہ دینا اسے منع نہیں (لہٰذا جو منع ہے اس کی نیت نہ کرے)۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص19)

سوال کتنی بار غلط لُقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب جہاں لقمہ نہیں دینا تھا وہاں ایک ہی دفعہ لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جائے گی نماز ٹوٹنے کے لئے لقمہ کی تکرار شرط نہیں۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص24)

سوال اگر غلطی پر امام سوچنے لگ جائے تو لقمہ دینے میں کتنا انتظار کرنا چاہیے؟

جواب امام غلطی کر کے خود مُتنبِّہ (باخبر) ہو گیا اور یاد نہیں آتا، یاد کرنے کے لئے رکا، اگر تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار رکے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہو جائے گی اور سجدۂ سہو واجب ہو گا، تو اس صورت میں جب اسے رکا دیکھیں، مقتدیوں پر بتانا واجب ہو گا کہ خاموشی قدرِ ناجائز تک نہ پہنچے۔ یعنی امام کو تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کی مقدار خاموش رہنے کا موقع نہ دیا جائے۔ (نماز میں لقمہ کے مسائل، ص16)

سوال کن الفاظ سے لقمہ دینا چاہیے؟

جواب مختلف حالتوں میں مختلف طرح لقمہ دیا جا سکتا ہے: (1) جب امام قرآن بھولے تو جو

www.dawateislami.net

بھولا ہے وہ بتائے، بہتر یہ ہے کہ جہاں سے بھولا ہے اس کے پیچھے کی آیت بتائے پھر وہ آیت جو یہ بھولا ہے۔(2)اگر امام سورۃ میں سے کچھ پڑھتے پڑھتے بھول گیا آگے یاد نہیں آتا تو یہ بھی جائز ہے کہ کسی اور سورۃ کا لقمہ دے دیا جائے۔(3)جب انتقالِ رکن یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف آنے میں سہو ہو تو بہتر یہ ہے کہ تسبیح (سُبْحٰنَ الله) کے ذریعے لقمہ دے تکبیر (اللهُ اکبر) کہی تو یہ بھی جائز ہے۔(نماز میں لقمہ کے مسائل، ص30)

سوال اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب جو شخص دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دعائے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع سے پلٹے بلکہ حکم ہے کہ وہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے پھر اگر خود ہی یاد آجائے اور رکوع سے پلٹ کر دعائے قنوت پڑھے تو اَصَح یہ ہے کہ گناہ گار ہوا مگر نماز فاسد نہ ہوئی۔(نماز میں لقمہ کے مسائل، ص33)

مسائلِ نمازِ جمعہ

سوال نمازِ جمعہ کا حکم اور جمعہ قائم کرنے کی شرائط بیان کیجیے۔

جواب جمعہ فرضِ عَین ہے اور اس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مُؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔جمعہ قائم کرنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو (یعنی نہ پائی جائے) تو جمعہ ہو گا ہی نہیں۔(بہار شریعت، 1/762)

(1) مصر (یعنی شہر) یا فنائے مصر ہو (2) سلطانِ اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہو (3) وقتِ ظہر ہو (4) خطبہ (5) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ہوں (6) اذنِ عام ہو۔(بہار شریعت، 1/762)

www.dawateislami.net

سوال جمعہ کی ایک شرط اذنِ عام ہونا بھی ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب اذنِ عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہوگئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا، نہ ہوا۔

(بہار شریعت، 1/770)

سوال جمعہ کی شرائط میں وقتِ ظہر سے کیا مراد ہے؟ نیز خطبۂ جمعہ کی شرائط بیان کیجیے۔

جواب یعنی وقتِ ظہر میں (جمعہ کی) نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز (یعنی دوران) میں اگرچہ تشہُّد (مکمل پڑھ لینے) کے بعد عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہوگیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

(بہار شریعت، 1/776)

خطبۂ جمعہ میں چار شرطیں ہیں: (1) وقت میں ہو (2) نماز سے پہلے (3) ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور (4) اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں۔ (بہار شریعت، 1/776)

سوال کیا خطبہ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں بھی دیا جا سکتا ہے؟

جواب غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان میں خطبہ خلط کرنا (ملا کر پڑھنا) خلافِ سنتِ متوارثہ (یعنی زمانہ ٔ رسالت سے اب تک چلی آنے والی سنت کے خلاف کرنا) ہے۔ یوہیں خطبہ میں اشعار بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی ہی کے ہوں، ہاں ایک دو شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لیے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت، 1/769)

سوال ادائیگی جمعہ فرض ہونے کی شرائط بیان کیجئے؟

جواب جمعہ کی ادائیگی فرض ہونے کی گیارہ شرائط ہیں:

www.dawateislami.net

(1)شہر میں مقیم ہونا (2)صحّت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجدِ جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھّا ہو گا۔ شیخِ فانی مریض کے حکم میں ہے۔(3) آزاد ہونا، غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے (4) مرد ہونا (5) بالغ ہونا (6) عاقل ہونا (7) انکھیارا ہونا (اندھا نہ ہو)(8) چلنے پر قادر ہونا (9) قید میں نہ ہونا (10) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (11) مینہ یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قدر کہ ان سے نقصان کا خوفِ صحیح ہو۔

(نماز کے احکام، ص425)

سوال نابینا پر جمعہ فرض ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل بیان کیجیے۔

جواب بہار شریعت میں ہے: یک چشم (جس کی ایک آنکھ صحیح ہو) اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلّف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اُجرتِ مثل پر لے جائے یا بلا اُجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔ بعض نابینا بلا تکلّف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پُوچھے جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔ (بہار شریعت، 1/771)

سوال جس پر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ فرض نہیں یا جمعہ کی جماعت نہ ملی ہو تو وہ کونسی نماز پڑھیں گے؟

جواب جس پر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ فرض نہیں یا جمعہ کی جماعت نہ ملی ہو تو وہ ظہر کی نماز پڑھیں گے۔ بہار شریعت میں ہے: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض

www.dawateislami.net

نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یوہیں جنھیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیرِ اذان واقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے۔(بہار شریعت،1/ 774)

مسائلِ نمازِ عیدَین

سوال عیدین کی نماز کس کس پر پڑھنا واجب ہے؟ نیز اِن نمازوں کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب نماز کے احکام صفحہ 440 پر ہے کہ عیدین (یعنی عید الفطر اور بقر عید) کی نماز واجب ہے۔ مگر سب پر نہیں صرف اُن پر جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ نیز اِن دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی طلوعِ آفتاب کے 20 منٹ کے بعد) سے ضَحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عیدالاَضحٰی میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے۔(نماز کے احکام، ص440)

سوال کیا عیدین کی نماز کیلئے بھی کچھ شرائط ہیں؟ نیز اس میں خطبہ کا کیا حکم ہے؟

جواب عیدین کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کی ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ کا خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ جمعہ کا خطبہ قبل از نماز ہے اور عیدین کا بعد از نماز۔(نماز کے احکام، ص441)

سوال نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب پہلے اس طرح نیت کیجئے: میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز عید الفطر (یاعیدالاضحٰی) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ پاک کے، پیچھے اِس امام کے پھر ہاتھ کانوں تک

www.dawateislami.net

اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثنا پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔ پھر امام تعوّذ اور تسمیہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رکوع کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور سورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رکوع میں جایئے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار چپ کھڑا رہنا ہے۔ (نماز کے احکام، ص440)

سوال: اگر کسی کو عید کی نماز ادھوری ملی تو وہ کس طرح پڑھے؟

جواب: پہلی رکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت (تکبیر تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے، اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور

www.dawateislami.net

رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا، اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے۔ دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فبہا (یعنی تو بہتر) ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (نماز کے احکام، ص443)

سوال اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی تو کیا کرے؟

جواب امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ شامل ہی نہ ہوا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔ (نماز کے احکام، ص443)

مسائلِ شرعی مسافر

سوال شرعی مسافر کسے کہتے ہیں؟ نیز اس پر شرعی احکامات سفر شروع کرتے ہی نافذ ہو جائیں گے؟

جواب شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلو میٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہو گیا۔ (اور یہ) مَحض نیّتِ سفر سے مسافِر نہ ہو گا بلکہ مُسافِر کا حکم اُس وقت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہَر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شَہر سے مُتَّصِل ہے اس سے بھی باہَر آ جائے۔ (نماز کے احکام، ص301)

www.dawateislami.net

نیز مُسافِر اُس وقت تک مسافِر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نیّت کرلے یہ اُس وقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) چل چکا ہو اگر تین منزل (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) پہنچنے سے پیشتر واپَسی کا ارادہ کرلیا تو مسافِر نہ رہا اگرچِہ جنگل میں ہو۔ (نماز کے احکام، ص305)

سوال مسافر پر نماز میں قصر کرنے کا کیا حکم ہے اور اگر اس نے نماز میں قصر نہ کی بلکہ چار فرض مکمل ادا کرلئے، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب مُسافِر پر واجِب ہے کہ نَماز میں قَصر کرے یعنی چار رَکعَت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکْعَتیں پوری نَماز ہے اور قَصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہوگئے اور پچھلی دو رَکْعَتیں نَفل ہو گئیں مگر گناہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجِب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نَماز نَفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رَکعت کا سَجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیّت کرلی تو فرض باطِل نہ ہوں گے مگر قیام و رُکوع کا اِعادہ کرنا ہو گا اور تیسری کے سَجدہ میں نیّت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قِراءَت نہ کی نَماز فاسِد ہو گئی۔ (نماز کے احکام، ص313)

سوال مُسافر نے قصر کے بجائے چار رَکْعَت فرض کی نیّت باندھ لی مگر یاد آنے پر دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا تو کیا ایسی نماز ہو جائے گی؟

جواب مُسافر نے قصر کے بجائے چار رَکْعَت فرض کی نیّت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نَماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مُقیم نے چار رَکعَت فرض کی جگہ دو رَکْعَت فرض کی نیّت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نَماز ہو گئی۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ فرماتے ہیں: نیّتِ نَماز

www.dawateislami.net

میں تعداد رکعات کی تعیین (تَعیِین) یعنی تقرُّر کرنا ضروری نہیں کیونکہ یہ ضِمناً حاصِل ہے۔ نیّت میں تعداد مُعیّن کرنے میں خطا نقصان دِہ نہیں۔ (نماز کے احکام، ص313)

سوال جو نماز سفر میں قضا ہوئی اس کو حالتِ اقامت میں (یعنی سفر ختم ہونے کے بعد) پڑھے تو قصر کرنی ہوگی یا پوری پڑھیں گے؟ اور یونہی برعکس کہ حالتِ اقامت کی قضا نماز کو سفر میں ادا کرے تو کس طرح پڑھے گا؟

جواب حالتِ اقامت میں ہونے والی قضا نمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قصر نَمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قَصر ہی پڑھی جائیں گی۔ (نماز کے احکام، ص318)

سوال وطنِ اصلی و وطنِ اقامت کسے کہتے ہیں نیز وطنِ اقامت کس طرح ختم ہو جاتا ہے؟

جواب وَطن کی دو قسمیں ہیں: (1) وطنِ اصلی: یعنی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ (2) وطنِ اِقامت: یعنی وہ جگہ کہ مُسافِر نے پندَرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔ نیز (ایک) وطنِ اِقامت دوسرے وطنِ اِقامت کو باطِل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندَرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمِیان مَسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یُونہی وطنِ اِقامت وطنِ اصلی اور سفر سے باطِل ہو جاتا ہے۔ (نماز کے احکام، ص303)

مسائلِ نمازِ جنازہ

سوال نمازِ جنازہ فرضِ عین ہے یا فرضِ کفایہ؟ اگر فرضِ کفایہ ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ نیز غائبانہ نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کر لے توسب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہو گئے، ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔ اس کے لیے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا۔ اسکی فَرضِیّت کا اِنکار کُفر ہے۔ (نماز کے احکام، ص381)

نیز میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہو سکتی۔ (نماز کے احکام، ص385)

سوال: نمازِ جنازہ میں نمازی کیلئے کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: مُصَلِّی (نمازی) کے لحاظ سے تووُہی شرطیں ہیں جو مُطلَق نَماز کی ہیں یعنی (1) (طہارت) مُصَلِّی کا نجاستِ حکمیہ وحقیقیہ سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا۔ (2) ستر عورت۔ (3) قِبلہ کو مُنہ ہونا۔ (4) نیّت۔ اس میں وقت شرط نہیں اور تکبیرِ تحریمہ (نمازِ جنازہ کا رُکن ہے شرط نہیں۔ (بہارشریعت، 1/825)

سوال: نمازِ جنازہ میں میّت سے مُتعلِّق کتنی اور کونسی شرائط ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں میّت سے تعلُّق رکھنے والی چند شرطیں ہیں:

(1) میّت کا مسلمان ہونا: میّت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا، تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مر گیا تو اُس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ (2) میّت کے بدن وکفن کا پاک ہونا: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اُسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھوڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں۔ (3) جنازہ کا وہاں موجود ہونا: یعنی کُل یا اکثر یا نصف

www.dawateislami.net

مع سر کے موجود ہونا لہٰذا غائب کی نماز نہیں ہو سکتی۔(4) جنازہ زمین پر رکھا ہونا: یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہو گی۔(5) جنازہ مصلّی کے آگے قبلہ کو ہونا: اگر مصلّی کے پیچھے ہو گا نماز صحیح نہ ہو گی۔ اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے دہنے میّت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی، مگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔(6) میّت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چُھپا ہونا۔(7) میّت امام کے محاذی ہو: یعنی اگر ایک میّت ہے تو اُس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔(بہار شریعت، 1/826)

سوال نمازِ جنازہ کے کتنے ارکان اور کتنی سنتیں ہیں؟

جواب نمازِ جنازہ کے دو رکن ہیں: (1) چار بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا (2) قیام۔
اس میں تین سنّتِ مؤکّدہ ہیں: (1) ثنا (2) درود شریف (3) میّت کیلئے دعا۔

سوال نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ ارشاد فرمائیے۔

جواب مُقتدی (پہلے) اِس طرح نیّت کرے: میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نَماز کی، واسطے اللہ پاک کے، دُعا اِس مِیّت کیلئے، پیچھے اِس امام کے اب امام و مقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثَنا پڑھیں۔ اس میں وَتَعَالٰی جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں، پھر دُرُودِ ابراہیم پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مُقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام و مُقتدی سب آہِستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔(نماز کے احکام، ص382)

سوال کسی کو جنازے کی اَدھوری جماعت ملی تو بقیہ کس طرح پوری کرے؟

www.dawateislami.net

جواب مَسبوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اَندیشہ ہو کہ دُعا وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قَبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھالیں گے تو صِرف تکبیریں کہہ لے (جنازہ کی) دُعا وغیرہ چھوڑ دے۔ چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا شامِل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار "اَللہُ اَکْبَرُ" کہے۔ پھر سلام پھیر دے۔ (نماز کے احکام، ص387)

سوال جوتا (چپل) پہن کر نمازِ جنازہ پڑھی تو کس چیز کی احتیاط کرنا ضروری ہے؟

جواب جوتا پہن کر اگر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے، اگر جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔ (نماز کے احکام، ص385، فتاویٰ رضویہ 9/188)

سوال کیا مکروہ وقت میں نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب جنازہ اگر اوقاتِ مَمنُوعَہ (یعنی کسی مکرُوہ وقت) میں لایا گیا تو اُسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اُس صورت میں ہے کہ پیشتر (پہلے) سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقتِ کراہت آگیا۔ (بہار شریعت، 1/454)

سوال اگر کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نیز اس صورت میں

www.dawateislami.net

امام کے سامنے جَنَازوں کو رکھنے کی ترتیب کیا ہو گی؟

جواب چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں، اس میں اِختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قِطار بند۔یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سرہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سرہاناوَعَلٰی ھٰذَاالْقِیَاس (یعنی اِسی پر قیاس کیجئے)۔(نماز کے احکام، ص386)

مسائلِ اَذان واِقَامَت

سوال نماز پنجگانہ کے لیے اذان دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب ہر دن کی پانچ نمازیں، جمعہ بھی ان میں شامل ہے،جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لیے اذان سنتِ مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثلِ واجب ہے اور اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گناہ گار ہوں گے، یہاں تک کہ امام محمد رَحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان چھوڑیں تو میں ان سب سے قِتال (جنگ) کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔(بہارشریعت،1/464)

سوال کیااشراق وچاشت کیلئے بھی اَذان ہو گی؟

جواب فرائض کے سِوا باقی نَمازوں مثلاً وِتر، جَنازہ، عِیدَین، نَذر، سُنَن، تَراوِیح، اِستِسقا، چاشت، کُسُوف، خُسُوف اور نَوافِل میں اَذان نہیں۔(بہارشریعت،1/465)

سوال نماز کاوقت شروع ہونے سے پہلے اذان کہہ دی تو کیااذان ہو جائیگی؟

جواب اذان اگر وقت سے پہلے کہہ دی یاوقت سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا۔دونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہنی ہو گی۔(نماز کے احکام، ص148)

www.dawateislami.net

سوال مسجد میں اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(بہار شریعت،1/464)

سوال سمجھ دار بچہ، غلام، اندھے اور بے وضو کی اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب سمجھ دار بچہ، غلام، اندھے اور بے وضو کی اذان صحیح ہے، مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ وناپسندیدہ ہے۔(بہار شریعت،1/466)

سوال کس کس شخص کی اذان مکروہ ہے؟

جواب (1) ہیجڑا (2) فاسق اگرچہ عالم ہی ہو (3) نشہ والا (4) پاگل (5) ناسمجھ بچہ (6) جس پر غسل فرض ہو، ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے (یعنی دوبارہ کہی جائے)۔(بہار شریعت،1/464)

سوال بیٹھ کر اذان کہنا کیسا ہے؟

جواب بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے، اگر کہی اعادہ کرے۔(بہار شریعت،1/468)

سوال اذان میں لحن کرنا کیسا ہے؟

جواب کلماتِ اذان میں لحن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزہ کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا یوہیں اکبر میں با کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔ یوہیں کلماتِ اذان کو قواعدِ موسیقی پر گانا بھی لحن وناجائز ہے۔(بہار شریعت،1/468)

سوال مسجد میں اذان دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب مسجد میں اذان دینا مکروہ ہے (لہذا مسجد سے باہر اذان دی جائے)۔(بہار شریعت،1/469)

سوال اذان سنت مؤکدہ ہے کیا اقامت بھی سنت مؤکدہ ہے؟

جواب جی ہاں! بلکہ اقامت کا سنت ہونا اذان کی بنسبت زیادہ مؤکد ہے۔(بہار شریعت،1/470)

سوال اقامت کہنا کس کا حق ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: جس نے اذان کہی، اگر موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔(بہار شریعت،1/470)

سوال: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اقامت کھڑے کھڑے سنے یا بیٹھ کر؟

جواب: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اس وقت اٹھیں جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے، یہی حکم امام کے لیے ہے۔

(بہار شریعت،1/471)

سوال: کیا خطبے کی اذان کا جواب مقتدیوں کو دینا چاہیے؟

جواب: خطبے کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں(بہار شریعت،1/473)

تلاوتِ قرآنِ مجید

سوال: وہ کونسی جگہیں ہیں جہاں قرآنِ پاک پڑھنا ناجائز ہے؟

جواب: غسل خانہ اور نجاست کی جگہ (مثلاً بیت الخلا / واش روم) میں قرآن پاک پڑھنا ناجائز ہے۔(اسلام کی بنیادی باتیں،2/34)

سوال: قرآن شریف کی تلاوت کے دوران اگر پیر صاحب، عالمِ دین، استاد صاحب یا والدین میں سے کوئی آجائے تو کیا ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! تلاوت موقوف کر کے ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوسکتے ہیں۔
(اسلام کی بنیادی باتیں،3/35)

www.dawateislami.net

سوال بہُت سے اسلامی بھائیوں کا قرآن خوانی وغیرہ میں بلند آواز سے قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب اجتماعی طور پر بلند آواز سے قرآن پڑھنا منع ہے، ایسے موقع پر سب کو آہستہ آواز میں قرآن شریف پڑھنا چاہیے۔ (اسلام کی بنیادی باتیں،2/36)

سوال مدرسہ میں طلبہ بلند آواز سے قرآن شریف پڑھیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب مدرسہ میں طلبہ کا بلند آواز سے قرآن شریف پڑھنا جائز ہے۔

(اسلام کی بنیادی باتیں،2/36)

سوال قرآنِ مجید کی طرف پیٹھ یا پاؤں کرنا کیسا ہے؟

جواب قرآنِ مجید کی طرف پیٹھ یا پاؤں کرنا اَدب کے خلاف ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

(اسلام کی بنیادی باتیں،2/34)

سوال قرآنِ مجید کی تلاوت سننے کے بجائے باتیں کرنا یا اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟

جواب قرآنِ مجید کی تلاوت خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے اس دوران گفتگو کرنا گناہ ہے۔

(اسلام کی بنیادی باتیں،2/36)

سوال قرآنِ پاک حفظ کرنے کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مکلّف (عاقل، بالغ) مسلمان پر فرض عین ہے اور پورے قرآنِ مجید کا حفظ کرنا فرضِ کفایہ (یعنی اگر چند مسلمان حفظ کرلیں تو بقیہ کے ذمّے زبانی یاد کرنا لازم نہیں رہے گا) اور سورہ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اِس کی مثل تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین (یعنی ہر ایک کے لیے یاد کرنا واجب) ہے۔(اسلام کی بنیادی باتیں،3/54)

www.dawateislami.net

سوال کیا قرآنِ پاک کو بے وضو پڑھ سکتے ہیں؟ اور کیا بے وضو چھو بھی سکتے ہیں؟

جواب قرآنِ مجید کو بے وضو پڑھ سکتے ہیں، البتہ قرآنِ مجید کو بے وضو چھونا حرام ہے۔

(اسلام کی بنیادی باتیں، 3/55)

مسائلِ سجدۂ تلاوت

سوال سجدۂ تلاوت کب کیا جاتا ہے؟ نیز اس کا طریقہ بیان فرمائیے۔

جواب آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے سے سجدۂ تِلاوَت واجِب ہو جاتا ہے، پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اِتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقَصد سُنی ہو، بِلا قصد سُننے سے بھی سَجدہ واجِب ہو جاتا ہے۔ (نماز کے احکام، ص282) (اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو) کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ سجدہ سے پہلے اور بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنّت اور دونوں بار کھڑا ہونا مستحب ہے۔ سجدۂ تلاوت کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد ہے نہ سلام۔ (نماز کے احکام، ص285)

سوال آیتِ سجدہ پڑھی یا سُنی تو کتنی دیر گزرنے کے بعد سجدہ کرے؟ نیز تاخیر کا حکم بھی بتائیے۔

جواب سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زیادہ پڑھ لیا تو گناہگار ہوگا اور جب تک نماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد نماز کے منافی فعل نہیں کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے سجدۂ سہو بجالائے۔ (نماز کے احکام، ص284) آیتِ سجدہ بیرونِ نَماز پڑھی (یا پھر سُنی) تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں البتّہ وُضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔ (نماز کے احکام، ص283)

www.dawateislami.net

مآخذ و مراجع

کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی 1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی 606ھ	داراحیاء التراث العربی 1420ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی 1435ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی 256ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1419ھ
مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی 261ھ	دار الکتاب العربی بیروت 2008
ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی 273ھ	دار المعرفہ بیروت
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسی ترمذی، متوفی 279ھ	دار الفکر بیروت 1414ھ
البحر الرائق	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود، متوفی 710ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1418ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی 1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی 1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فتاویٰ دار الافتاء اہلسنت	مفتیان کرام دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ فرض علوم	مفتی محمد ہاشم خان عطاری	مکتبہ امام اہل سنت لاہور
نماز کے احکام	محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
اسلام کی بنیادی باتیں	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
نماز میں لقمہ کے مسائل	مفتی علی اصغر عطاری	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

موت کو یاد رکھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے منقول ہے اور بعض بزرگوں نے فرمایا: جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے وہ تین باتوں کے ذریعے عزت پاتا ہے: ﴿1﴾ توبہ کی جلد توفیق ﴿2﴾ دل کی قناعت ﴿3﴾ عبادت میں چستی اور جس نے موت کو بھلا دیا وہ تین باتوں میں گرفتار کیا جائے گا: ﴿1﴾ توبہ میں تاخیر ﴿2﴾ بقدرِ ضرورت رزق پر راضی نہ ہونا اور ﴿3﴾ عبادت میں سستی۔

(التذکرة للقرطبی، باب ذکر الموت وفضله، ص ١٤، دارالسلام قاهره)

فرشتے جنازے میں شریک ہوں

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے مَحض تیری رِضا کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالٰی نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا، فرشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفرت کروں گا۔ (شرح الصدور، باب مشی الملئکة...الخ، ص ٩٧)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دنیا و آخرت میں کامیابی

جس طرح اندھیرے میں چلنے کے لیے چراغ کی روشنی کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح زندگی کے سفر کو شریعت و سنت کے مطابق طے کرکے دونوں جہاں میں کامیابی کے لیے عقل کو علم کے چراغ کی ضرورت پڑتی ہے اگر علم کی روشنی نہیں ہوگی تو عقل جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتی رہے گی۔ علم ہی کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیرے دور ہوتے ہیں۔ جو خوش نصیب مسلمان علمِ دین سیکھتا ہے اس پر رحمتِ خداوندی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، اللہ پاک اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے، فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور آسمان و زمین میں ہر چیز، یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر، عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں لہٰذا خوب خوب علمِ دین حاصل کیجئے اور اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کرکے دنیا و آخرت میں کامیابی کے حق دار بنئے۔

978-969-722-048-9

01013091

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net